اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
DECEMBER 2017
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 284
Regd. # MC-1177

صفوں کی فضیلت پر چالیس احادیث کا مجموعہ

الفضل المطوّل فی الصفّ الاوّل

صفِ اوّل کی فضیلت

مؤلّف
مہتاب احمد رضوی العطاری المدنی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

صفوں کی فضیلت پر مشتمل چالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ

اَلفَضلُ المُطَوَّل فی الصَّفِّ الأوَّل

صفِ اوّل کی فضیلت

مصنّف

حضرت علاّمہ مہتاب احمد رضوی العطاری المدنی حفظہ اللہ تعالی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب : صفِ اوّل کی فضیلت

تالیف : علامہ مہتاب احمد رضوی العطاری المدنی حفظہ اللہ تعالی

نظرِ ثانی : شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی حفظہ اللہ تعالی

سن اشاعت : ربیع الاول ۱۴۳۹ھ/ دسمبر 2017ء

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

فہرست مضامین



پیش لفظ

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

نَحمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

بعض اعمال وہ ہیں کہ عوام المسلمین جنہیں اہم نہیں گردانتے، ان کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں حالانکہ ان میں سے بعض وہ ہیں کہ جن کی ادائیگی کارِ ثواب اور فضیلت والا کام ہے، ترک پر وعید نہیں ہے جیسے جماعت میں صفِ اوّل اور بعض وہ ہیں کہ ان کا ادا کرنا ثواب اور ترک کرنا گناہ ہے اور ان کی ادائیگی پر ثواب کے وعدے اور عدمِ ادائیگی پر وعیدیں کُتُبِ احادیث میں مذکور ہے جیسے صفوں کو ملانا، انہیں سیدھا رکھنا۔

اور یہ وہ موضوعات ہیں کہ جن پر لکھنا ضروری ہے تا کہ عوام المسلمین کو اپنی غلطی کا ادراک ہو اور اعمال میں رغبت پیدا ہو اور گناہ سے بچیں، ثواب اور انعاماتِ خداوندی کے حقدار بنیں۔

لہٰذا ان ہی موضوعات میں ایک موضوع: ''صفِ اوّل کی فضیلت'' ہے، جس پر حضرت علّامہ مہتاب احمد رضوی عطاری المدنی صاحب نے قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کیا تو وہ ایک رسالہ بن گیا۔ فقیر نے اسے ایک سے زائد بار پڑھا۔ الحمد للہ بہت مفید پایا۔

موصوف ایک عرصے سے جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کے ''دارالافتاء النّور'' میں تدریب کے سلسلے میں میرے ساتھ کام کرتے ہیں اور آپ نے رسالہ ھذا ادارہ جمعیت اشاعت اہلِ سنّت (پاکستان) کو شائع کرنے کے لئے دیا اور یہ تحریر پہلی بار اس ادارے کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔

لہٰذا ادارہ اس کو اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 284 پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا ﷺ کے طفیل موصوف کی اس سعی کو

اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور موصوف کے علم میں بہت بہت برکتیں عطا فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین ثم آمین۔

کتبہ عبدہ

محمد عطاء اللہ النعیمی غفر لہ

خادمِ دارالحدیث والإفتاء بجامعۃ النور

جمعیت اشاعت اہلِ سنّت (پاکستان)

انتساب!

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اپنے والدِ ماجد مرحوم نور محمد نوّر اللہ مرقدہ اور والدۂ ماجدہ مرحومہ عزیز بیگم نوّر اللہ مرقدھا کے نام منسوب کرتا ہوں، جن کی مربّیانہ ومشفقانہ تربیّت کے اثرات آج تک میری زندگی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور جن کی نیک خواہشات وتمناؤں کا نتیجہ ہے کہ میں اس راہ کا راہی ہوں۔

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ☆

اور اس کی نسبت اپنے عزیز ترین بہن بھائیوں بالخصوص برادرِ اکبر لیکچرار ابو البنین محمد رمضان صاحب اور حضرت علامہ محمد آفتاب رضا عطاری صاحب حفظھما اللہ تعالی کی طرف کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، جنہوں نے میری عمدہ پرورش اور میری اعلی تعلیم میں کسی قسم کی کسر نہیں چھوڑی۔

طالبِ دعاء

مہتاب احمد رضوی عطاری المدنی

حدیثِ دل!

فی زمانہ مسلمانوں کی اکثریت نیک اعمال کے معاملے میں بے حد غفلت میں مبتلا دکھائی دیتی ہے جبکہ بے شمار لوگ کثرت سے گناہ کرتے نظر آتے ہیں۔ عبادت میں رغبت نہ ہونے کی بڑی وجہ عبادات کے بدلے حاصل ہونے والے انعامات سے لاعلمی ہے۔ نیک اعمال کے بدلے انسان اللہ جلّ وعلا کی طرف سے کن کن انعامات کا مستحق ہوتا ہے اور اسے کیسی کیسی عظیم نعمتوں سے نوازا جاتا ہے، اکثریت اس سے ناواقف ہے۔ زیرِ نظر رسالہ ''صف اول کی فضیلت'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ اس کو پڑھنے والا اس بات کو اچھی طرح سمجھ جائے گا کہ پہلی صف میں نماز پڑھنے سے اللہ جلّ جلالہ کی طرف سے وہ کن کن انعامات کا مستحق ہوگا، اسے اللہ کریم عزّ وجل، کون کونسی عظیم نعمتوں سے نوازے گا اور اس پر کیسی کیسی رحمتوں کی برسات ہوگی۔

چنانچہ مضمونِ کتاب کو چار حصّوں میں بیان کیا گیا ہے: پہلا حصہ آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ مبارکہ میں صف بستہ کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے کے فضائل پر مشتمل ہے۔ دوسرے حصّے میں، آیتِ کریمہ میں پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت، احادیثِ مبارکہ میں پہلی اور دوسری صف میں نماز پڑھنے کے فضائل اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول وفعل میں صفِ اوّل کی اہمیت وفضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے حصّہ احادیثِ مبارکہ میں عدمِ صف بندی پر بیان کی گئی وعیدات پر مشتمل ہے اور چوتھے حصّے میں صفِ اوّل کے متعلق چند حکایات کو ذکر کیا گیا ہے نیز ابتداءِ کتاب میں مقدمہ اور آخرِ کتاب میں خاتمہ بھی لکھا گیا ہے۔

اور رسالہ ہذا لکھنے کی وجہ یہ بنی کہ جب لوگوں کو دیکھا کہ صفِ اول کی کوشش نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ ترغیب دلانے پر بھی صفِ اول کی طرف قدم اٹھتا نظر نہیں آتا اور اگر کوئی قدم اٹھتا بھی ہے تو بڑی مشکل سے اٹھتا ہے۔ اسی سال ماہِ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ، جب

مقتدیوں کے اس رویے کو دیکھا تو یہ ذہن بنا کہ اس عنوان ''صفِ اول کی فضیلت'' پہ ایک رسالہ لکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کو پتہ چلے کہ صفِ اوّل کو اختیار کرنے اور اس کے لئے کوشاں رہنے کی کس قدر فضیلت ہے۔ اسی دوران دارالافتاء میں ایک سائل آیا اور اس نے صفِ اوّل کی فضیلت اور اس کی دائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا تو میرا پختہ ارادہ بن گیا کہ اس عنوان ''صفِ اول کی فضیلت'' پہ قلم اٹھاتا ہوں؛ کیونکہ مراجعتِ کُتُب سے معلوم ہوا کہ اس عنوان سے کسی نے سیر حاصل بحث نہیں کی، البتہ امام المحدثین علامہ ملاّ علی قاری علیہ الرحمۃ کے ''مجموعۃ رسائل'' میں اس عنوان سے ایک رسالہ نظرِ راقم سے گزرا، ابتداءً استاذِ محترم شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب حفظہ اللہ تعالی کی اجازت سے اس کا ترجمہ شروع کیا لیکن وہ انتہائی مختصر رسالہ ہے، جس کی وجہ سے مفتی صاحب کی بارگاہ میں عرض کی کہ خود ہی اس موضوع پر رسالہ لکھنے کا ارادہ بن رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تو بہت اچھی بات ہے۔'' ''ایسا کام کرو کہ پھر اس عنوان سے کسی کو قلم اٹھانے کی حاجت نہ رہے۔'' پھر میں نے یہ رسالہ لکھنے کا آغاز کر دیا اور بحمدِ اللہ تعالی ماہِ مبارک کے مقدس مہینے میں بلکہ اس کی بابرکت راتوں میں اس رسالہ کو لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اللہ کریم جلّ مجدُہٗ العظیم کے فضل وکرم، پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہ و سَلَّمَ کی نظرِ عنایت، اساتذۂ کرام کی دعاؤں اور شیخ الحدیث قبلہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب کی شفقتوں کی برکت سے اس مقدس ماہ کی ستائیسویں شب کو یہ رسالہ پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا تھا۔ البتہ تقدیم، تخریج اور خاتمہ بعد میں تحریر کیا گیا ہے۔

رسالہ: ''صفِ اوّل کی فضیلت'' پر ہونے والے کام:

(1) آیاتِ مقدسہ، احادیثِ مبارکہ اور دیگر عبارات کی جدید اصولوں کے مطابق تخریج کی گئی ہے۔

(2) آیاتِ قرآنیہ کا ترجمہ ''ترجمۃ القرآن فی کنز الایمان'' سے لیا گیا ہے۔

(3) آیاتِ مبارکہ کو منقش بریکٹ ﴿......﴾ میں درج کیا ہے۔

(4) احادیثِ مبارکہ کا ترجمہ شروحاتِ کُتُبِ حدیث وتراجمِ کُتُبِ حدیث کی روشنی میں کیا گیا ہے۔

(5) ہیڈنگ، نمبر شمار اور چیدہ چیدہ مقامات پر مفید حواشی بھی دیئے گئے ہیں۔

(6) رموز واوقاف کا خاص اہتمام کیا ہے۔

(7) عنواناتِ کتاب کی اجمالی فہرست دی گئی ہے کہ اوّل نظر میں علمِ قاری میں خلاصہ کتاب آجائے۔

(8) عنوانات وموضوعات کی تفصیلی فہرست بھی دی گئی ہے تا کہ ایک ہی نظر میں کتاب کے مضامین کا علم ہو جائے اور مطالعہ کرنے والے آسانی سے اپنے مطلوب تک پہنچ سکیں۔

(9) عربی کُتُب کے حوالے سے کلام کرتے وقت تقریباً اصل عربی عبارت کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

(10) متنِ حدیث پر اعراب کا التزام کیا گیا ہے۔

تِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ

رسالہ ھذا کی خصوصیات:

رسالہ ھذا کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ابتداء صحنِ حرم کی صفِ اوّل اور گنبدِ خضری کے سایہ میں ہوئی ہے۔ ماہِ رمضان المبارک میں رسالہ لکھنے کے دوران کچھ عزیز ملاقات کے لئے آئے، جنہیں اللہ جلّ شانہ نے مدینہ طیبہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً کی حاضری کے لئے بلایا تو میں نے عرض کی کہ ''اگر ہو سکے تو روضۂ رسول صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّم کے سامنے اس رسالہ ''صفِ اول کی فضیلت'' کی ابتداء فرمالیجئے گا''، تو ان حضرات صفِ اوّل کے نمازی حاجی محمد حنیف قادری صاحب اور حاجی محمد عارف صاحب نے رسالے کی ابتداء کی نیت سے گنبدِ خضری کے سایہ میں بیٹھ کر جو کلماتِ تسمیہ لکھے تھے، واپسی پر مجھے دے دیے۔

اور جب موسمِ حج آیا تو میں نے قبلہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب حفظہ اللہ تعالی کی

بارگاہ میں عرض کی! ''اگر ہو سکے تو آپ حرم پاک کی صفِ اوّل میں بیٹھ کر اس رسالہ کی ابتداء فرما دیجئے گا کہ اس مقدس مقام کی برکات حاصل ہو جائیں گی اور عنوانِ رسالہ سے مناسبت بھی ہو جائے گی'' تو قبلہ مفتی صاحب نے واپسی پر بتایا کہ میں نے حرمِ پاک کی صفِ اوّل میں دو نفل ادا کر کے اس کی ابتداء کی ہے۔

پھر اس رسالہ کی عمدہ ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس کا شمار کُتُبِ احادیث میں بھی ہو سکتا ہے؛ کیونکہ اس میں فضیلتِ صفوف پر مشتمل چالیس احادیث ہیں اور جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں، اسے ''اربعین'' کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے اس کا نام اربعین مدنی ہے جیسے اربعین نووی۔

اور میں نے اس کتاب کی ترتیب دینے میں اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی ہے پھر بھی مجھے اپنی کم علمی، کم فہمی، بے مائیگی اور بے بضاعتی کا مکمل اعتراف ہے۔ قارئین کرام اور اہلِ علم حضرات کو اس کام میں جو خوبیاں نظر آئیں، وہ اللہ جلّ شانہ کی طرف سے ہیں اور جتنی غلطیاں اور خامیاں نظر آئیں، وہ میری نا اہلی کے باعث ہیں۔ اس میں غلطی پانے پر ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ شکریہ کے ساتھ رجوع کرنے والا پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ میری اس ناچیز کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اپنے اس حقیر بندے کے لیے کفارۂ سیات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین

آخر میں میں اپنے اُن تمام کرم فرماؤں کو ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہوں، جنہوں نے اس کتاب کے آغاز سے تکمیل تک کسی بھی طرح بالواسطہ یا بلا واسطہ میری مدد کی اور میرے دست و بازو بنے رہے۔

سب سے پہلے میں اپنے محسن جناب قبلہ شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب اور شیخ الفنون علّامہ عبد الواحد حنفی عطاری مدنی صاحب **حفظهما الله تعالى** کا تہِ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے نہایت قیمتی وقت میں سے بہت سے قیمتی لمحات ہماری نذر کیے اور انتہائی دل لگی سے ہمارے رسالے پر نظرِ ثانی فرما کر، کئی قابلِ اصلاح مقامات کی درستی

فرما کر، پیشِ لفظ اور تقریظ لکھ کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور اگر آج مجھے فتوی نویسی اور تحریر کے دو لفظ آتے ہیں تو قبلہ مفتی صاحب کی شفقتوں کا ثمر ہے۔

اس کے بعد اپنے تمام قابلِ صد احترام اساتذۂ کرام دامت برکاتھم العالیة وأطال اللہ عمرھم اور اپنے ان تمام احباب ورُفقاء کا مشکور وممنون ہوں، جنہوں نے زندگی کے کسی بھی موڑ پر میری رہنمائی فرمائی۔

اور ناشرِ کتاب جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے اراکین خصوصاً حضرت علاّمہ محمد عرفان ضیائی اور علاّمہ مختار اشرفی دامت برکاتھما العالیة کا شکر گزار ہوں، جنہوں نے اس رسالہ کو سلسلۂ اشاعت کا حصہ بنا کر مجھے اُمیدِ حصولِ ثوابِ دارین کی سعادت عطا فرمائی۔

اور یہاں اپنی اہلیہ ورفیقۂ حیات أطال اللہ عمرھا کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے، جنہوں نے نہایت دلجمعی سے کمپوزنگ میں میرا ساتھ دیا ہے بلکہ میرے ہر علمی کام میں، میرا ساتھ دیتی ہیں۔

اللہ عزّ وجلّ ان تمام کی کاوشیں اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول ومنظور فرمائے اور قارئین کو اس کتاب سے بھرپور طور پر استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! بجاہ النبی الکریم الرء وف الرحیم علیه وعلی اٰله وأصحابه وأفضل الصلاة والتسلیم.

خادمِ علم وعلماء

مہتاب احمد رضوی عطاری المدنی

مدرّس: جامعة المدینہ، باب المدینہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی: دار الافتاء النور

امام وخطیب: جامع مسجد الخیر، کلفٹن، بلاک 2

تقریظِ جلیل

ازاستاذ العلماء حضرت علامہ ابنِ داؤد عبدالواحد عطاری حنفی نحوی حفظہ اللہ القوی

(صدر مدرس جامعۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد الله رب المصلّين المجتمعين والصّلاة والسلام الأئمّان الأكملان

على سيّد المصطفين وعلى آله و أصحابه السابقين الأولين. أما بعد!

اَخِی محترم مولانا مہتاب احمد رضوی عطاری مدنی سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْغَنِی کی کتاب مستطاب بنام: ''الفَضل المُطوّل فی الصَّفِّ الأوّل'' یعنی ''صفِ اوّل کی فضیلت'' باصرہ نواز ہوئی۔

فقیرِ پرتقصیر نے کتابِ ھذا کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھنے کا شرف پایا۔ موصوف محترم نے اس کتاب میں ایک نہایت اہم اور اچھوتے موضوع ''صفِ اوّل کی فضیلت واہمیت'' پر قلم اٹھایا ہے اور موضوع کے جمیع اطراف وجوانب، مثلاً: نماز میں صف بندی کی ضرورت، اہمیت، فضیلت اور حکمت، صف میں خلا پُر کرنے کی فضیلت اور خلا چھوڑنے کی نحوست، صفِ اوّل کی فضیلت واہمیت اور صفِ اوّل پر تحریض کی حکمتیں وغیرھا پر کتاب وسنت اور اقوال وافعالِ علمائے ملّت وعظمائے اُمّت سے خوب روشنی ڈالی ہے نیز جگہ بجگہ فوائد وتنبیہات، سوالات واعتراضات کے جوابات اور تطبیق بین الروایات سے بھی کتاب کو آراستہ کیا ہے ولعلّه فيما أعلمه لم يسبقه إلى مثله أحد شاید اس سے پہلے کسی نے اس موضوع کو محورِ سخن بنا کر مستقل کتاب تالیف نہیں کی ہے۔

مؤلفِ موصوف نے تحریض علی الصَّفِّ الأوّل کی دس حکمتیں علامہ عینی کے حوالے سے نقل کیں اور ایک حکمت مزید اپنی طرف بڑھائی ہے۔ فقیرِ حقیر کی طرف سے اس کی

مزید حکمتیں یہ بھی ہوسکتی ہیں:

(الف) صفِ اوّل کو پانے کا جذبہ رکھنے والا نماز کی اور مسجد میں جلد پہنچنے کی فکر میں قدرے زیادہ مستغرق رہتا ہے اور یہ بلاشبہ امرِ محمود ہے۔

(ب) صفِ اوّل پانے والا غالب طور پر تکبیرِ اُولی پانے سے محروم نہیں رہتا۔

(ج) جس طرح سُنَن، فرائض کی مُحافظ ہیں اِسی طرح صفِ اوّل جماعت کی اور جماعت نماز کی مُحافِظ ہے۔

(د) صفِ اوّل سُنَنِ قبلیہ مؤکّدہ وغیر مؤکّدہ کی بھی مُحافِظ ہے؛ اس لیے کہ صفِ اوّل کا جذبہ رکھنے والا وقتِ جماعت سے کم از کم پانچ، سات منٹ پہلے مسجد میں حاضر ہو جاتا ہے اور اتنے وقت میں باآسانی سُنَنِ قبلیہ ادا کی جاسکتی ہیں۔

(ہ) صفِ اوّل میں نماز ادا کرنے والا افعالِ امام کے سلسلے میں اشتباہ میں پڑنے سے دوسروں کی بنسبت زیادہ مامون ہوتا ہے۔

(و) صفِ اوّل کا جذبہ رکھنے والا چونکہ جلد مسجد میں حاضر ہوتا ہے؛ اس لیے وہ نفلی اعتکاف کا ثواب بھی زیادہ پاسکتا ہے جبکہ مسجد سے نکلنے میں جلدی نہ کرے۔

(ز) جن حضرات کو مسجد سے جلدی نکلنے کی فکر دامن گیر رہتی ہے، وہ پچھلی صفوں میں رہنے اور ایسی جگہ کھڑا ہونے کو ترجیح دیتے ہیں جہاں سے جلدی نکلنا ممکن ہو تو گویا صفِ اوّل میں جگہ حاصل کرنے والے کو مسجد سے جلدی نکلنے کی فکر نہیں ہوتی اور وہ اللہ تعالی کے گھر میں سکون واطمینان کے ساتھ رہتا ہے۔ This is a good sign، کہ یہ علاماتِ مؤمن سے ہے۔

(ح) صفِ اوّل کو محبوب رکھنے والا یقیناً جماعت کو زیادہ محبوب رکھے گا؛ اس لیے کہ وصول إلی المحبوب اس کے بغیر متصوّر نہیں اور جماعت کو زیادہ محبوب رکھنے والا یقیناً مسجد کو زیادہ محبوب رکھے گا؛ کیونکہ جماعت کا اغلب ذریعہ مسجد ہی ہے اور مسجد کو محبوب رکھنے والا یقیناً اللہ کا محبوب ہے۔

(ط) نماز کی جماعت میں صفِ اوّل کو پانے کا جذبہ دیگر کارہائے خیر میں بھی سبقت کا ذہن بناتا ہے۔ فالحکمة الواحدة المزیدة من المؤ لّف مع هذه التسع صارت عشرة کاملة مستزادة علی العشرة العینیة۔

مؤلف موصوف نے کتاب کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ بھی رقم فرمایا ہے، جس میں لفظ ''صف'' کا لغوی معنی اور اس کی وجہ تسمیہ بیان کی ہے نیز لفظ ''اَوّل'' کی لغوی، صرفی، نحوی، اصطلاحی نیز اوّلِ حقیقی، اوّلِ اضافی اور اوّلِ عُرفی کی علمی اور تحقیقی بحث فرمائی ہے۔

بالجملہ یہ موقع بلاشبہ لائقِ صد تحسین ہے۔ اللہ کریم موصوف محترم کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے بہرہ مند فرمائے اور اپنے فضلِ خاص سے مسلمانوں کو اس کتاب کے ذریعے نفع پہنچائے۔ إنه ولی ذلک وهو أرحم الراحمین، اللّٰهمّ إیّاک نستعین یا اللہ یا رحمن یا رحیم وبک نستغیث یا حنّان یا منّان یا کریم

العبد الضعیف المفتقر إلیٰ رحمة ربه المقتدر

ابن داؤد عبد الواحد العطاری الحنفی عفی عنه

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

مقدّمہ از موٴلّف

الحمدُ للّٰہ أولًا و آخرًا، وباطنًا وظاهرًا، والصّلاة والسّلام على أوّلِ الموجودات، وأفضلِ المخلوقات، وعلى آله وأصحابه الصّافّين ببابه، والحافين حول جَنابه.

أمّا بعد:

ترجمہ: تمام حامدین کی تمام اوقات میں تمام تعریفیں اللہ عزّ وجلّ کے لیے، وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور درود وسلام ہو موجودات ومخلوقات میں افضل ترین حضرت محمد صَلَّى اللّٰه عليه و اٰلِه و سَلَّمَ پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر، جو آپ صَلَّى اللّٰه عليه و اٰلِه و سَلَّمَ کی چوکھٹ پر تعمیلِ حکم کے لیے صفِ بستہ کھڑے رہتے اور جناب رسالتِ مآب صَلَّى اللّٰه عليه و اٰلِه و سَلَّمَ کا اعزاز واکرام کرتے تھے۔

حمد اور صلاۃ وسلام کے بعد!

قرآن وحدیث میں صفِ بستہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ کریم جلّ مجدہُ العظیم نے ان کی قسم کھا کر، انہیں یوں یاد فرمایا: ﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا﴾ (قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں) اور حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰه عليه و اٰلِه و سَلَّمَ نے ان کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ (بیشک اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلِہ وسَلَّم ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں، جو صفیں ملا کر کھڑے ہوتے ہیں)، اللہ جلّ شانہ کے ہاں ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ صف بستہ کھڑا ہونا بھی عبادت اور نماز کا حسن ہے۔

اور ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی مثل ہیں۔ صفیں سیدھی کرنے سے اللہ تعالی راضی ہوتا ہے۔صفوں میں خالی جگہ پُر کرنا، اللہ تعالی کی بخشش کا ذریعہ اور جنت میں گھر بنانا ہے اور صف میں خالی جگہ پُر کرنے والے قدم کی شان اللہ تعالی کے ہاں بہت بڑی ہے۔

اور یوں تو تمام صفوں پر اللہ کریم کی رحمت برستی ہے مگر پہلی صف نزولِ رحمت اور فضیلت کے اعتبار سے سب صفوں سے بہتر ہے اور پہلی صف اور اس کے حصول کی طلب میں کوشاں رہنے والوں کے بے شمار فضائل و مراتب احادیثِ مبارکہ میں بیان کیے گئے۔ صفِ اول کو دیگر صفوں پر فضیلت اس وجہ سے حاصل ہے کہ اس پر اللہ جلّ جلالہٗ کی رحمتیں برستی ہیں ۔صفِ اول اور اس کی سیدھی جانب والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے درود و سلام کے ترانے پیش کرتے ہیں اور اس کی الٹی جانب کھڑے ہونے والوں کو دُگنا ثواب ملتا ہے۔ تکمیلِ صفِ اول ملائکہ کا طرزِ عمل ہے۔ صفِ اول ملائکہ کی صف کی مثل ہے۔

پھر احادیثِ مبارکہ میں جہاں صف بستہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے اور صفِ اوّل کو پانے کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں، وہاں صفوں کی درستگی نہ کرنے اور صفِ اوّل کو چھوڑنے پر سخت وعیدیں بھی آئی ہیں۔ صفوں کو توڑنے والا لعنتِ باری تعالی کا مستحق ہے۔ صفوں کو سیدھا نہ رکھنے سے دلوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ صفیں سیدھی رکھو ورنہ چہرے بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ ہمیشہ صفِ اوّل کو ترک کرنے والا، مستحقِ جہنم ہے۔

جب صفِ اول کی اس قدر فضیلت ہے اور صفِ اول کو ترک کرنے پر اتنی سخت وعیدیں آئی ہیں تو ہمیں چاہیے کہ صفِ اول کو پانے کے لیے حتی الامکان کوشاں رہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو توفیقِ عمل عطا فرمائے۔ آمین!

علمی و تحقیقی ابحاث:

آیئے! قبل از تفصیل، کتاب کے عنوان ''صفِ اوّل کی فضیلت'' میں موجود الفاظ کی کچھ عالمانہ ابحاث کی جاتی ہیں جیسا کہ اکابرین علماء کی عادت رہی ہے۔

صف کا لغوی معنیٰ:

"الصف" کا لغوی معنیٰ: ہر چیز کی سیدھی لائن، قطار اور صف بستہ لوگ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: یُقٰتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا ۔ یعنی جو راہِ خدا میں صف بستہ کھڑے ہو کر جنگ کرتے ہیں۔

صف کی وجہ تسمیہ:

نمازیوں کی صف کو "صف" اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ سیدھی اور لائن قطار ہوتی ہے۔

لفظِ اوّل کی لغوی وصرفی تحقیق:

"الأوّل" کا لغوی معنیٰ: پہلا، سبقت لے جانے والا جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ [۱]

ترجمہ: اور مَیں سب سے پہلا مسلمان ہوں (کنز الایمان)

اور اس کی جمع "أوائل" اور "أوّلون" آتی ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ۔ [۲]

ترجمہ: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر۔ (کنز الایمان)

اور "اوّل"، "آخر" کی ضد ہے، مثلاً: پہلی صف، آخری صف۔

اور علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری، متوفی ۱۰۱۴ھ "مجموعة رسائل" میں لفظِ اوّل کی صرفی تحقیق بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: صاحب قاموس نے کہا کہ "اوّل" وَأَل"، مہموز العین سے "أفعل" کے وزن پر ہے۔ "أوّل" اصل میں "أوأل" تھا۔ دوسری ہمزہ کو واؤ سے بدل کر، واؤ کا واؤ میں ادغام کر دیا گیا۔ کوفیوں کی رائے بھی یہی ہے۔

ایک قول یہ ہے "أول"، "فوعل" کے وزن پر ہے اور "أول" اصل میں "وَوأل" تھا۔ پہلی واؤ (فاء کلمہ) کو ہمزہ سے بدلا گیا پھر دوسری ہمزہ (عین کلمہ) کو واؤ سے بدل دیا گیا

۱۔ الأنعام:6/63

۲۔ التوبة:9/100

تو ''أَوْوَل'' ہوگیا پھرواؤ کا واؤ میں ادغام کردیا گیا۔

اور سیبویہ کے نزدیک یہ ہے کہ ''أَول'' ''فوعل'' کے وزن پر ہے اور ''أول'' اصل میں ''وَوْوَل'' تھا۔ پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدل کے واؤ کا واؤ میں ادغام کردیا گیا تو ''أَول'' ہوگیا۔

اوراس وقت یہ لفیفِ مقرون ہے کہ فاء اور عین کلمہ واؤ ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ ''أَوّل''، ''أَفعَل'' کے وزن پر ہے اور ''أَوّل'' اصل میں ''أَوْأَل'' تھا۔ دوسری ہمزہ کوواؤ سے بدل کرواؤ کا واؤ میں ادغام کردیا گیا تو أَول'' ہوگیا۔

اوراس وقت یہ أجوفِ واوی اور مہموز الفاء ہے۔(۳)

اور نحوی اعتبار سے لفظِ اوّل کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے، البتہ صحیح ترین قول کے مطابق یہ غیر منصرف ہے؛ کیونکہ ''أوّل''، بمعنیٰ ''أسبق'' اسمِ تفضیل ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے:

وَلَا تَكُونُوٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ.[٤]

ترجمہ: اور سب سے پہلے اس کے منکر نہ بنو۔(کنزالایمان)

اوراس فرمانِ باری تعالی میں بھی اسی معنی میں ہے:

السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ.[٥]

ترجمہ: اور سب میں اگلے پہلے مہاجر۔(کنزالایمان)

لفظ أوّل کے منصرف اور غیر منصرف ہونے میں اختلاف کیوں؟

اس بارے میں علامہ ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ الباری، متوفی ۱۰۱۴ھ لکھتے ہیں: لفظِ ''أول'' کی اصل میں اختلاف ہونے کی وجہ سے اس کے منصرف اور غیر منصرف ہونے میں اختلاف ہے۔ جن کے نزدیک لفظِ ''أول''، ''أفعل'' اسم تفضیل کے وزن پر ہے، ان کے نزدیک یہ غیر منصرف ہے اور جن کے نزدیک یہ ''فوعل'' کے وزن پر ہے، وہ اس کے منصرف

۳۔ مجموع رسائل العلامه الملاّ علی القاری، 353/3، الرّسالة رقم: 37

٤۔ البقرة:39/2

٥۔ التوبة:100/9

ہونے کے قائل ہیں۔

اور صحیح ترین قول یہ ہے کہ "أوّل"، "أسبق" کے معنی میں اسمِ تفضیل ہے۔ (۶)

لفظِ "أوّل" کی اصطلاحی تعریف:

جو چیز اس طرح سب سے آگے ہو کہ کوئی دوسری چیز اس سے آگے نہ ہو اور نہ ہی اس سے آگے دکھائی دے، اسے اول کہتے ہیں، مثلاً: نمازیوں کی صفوں میں سے سب سے اگلی صف کو "صفِّ اول" اس لئے کہا جاتا ہے کہ کوئی اور صف اس سے آگے نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے آگے دکھائی دیتی ہے۔

چنانچہ سیّد شریف علی جرجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، متوفی ۸۱۶ھ "التعریفات" میں لفظِ اوّل کی تعریف ان الفاظ سے کرتے ہیں:

الأوّل: فرد یکون غیره من جنسه سابقاً علیه ولا مقارناً له۔ (۷)

یعنی، جو فرد ایسا ہو کہ اس کی جنس کا کوئی دوسرا فرد اس سے آگے نہ ہو اور نہ ہی اس کے مقارن ہو (بلکہ اپنی جنس کے افراد میں سب سے آگے ہو) اسے "اوّل" کہا جاتا ہے۔

اور یہ تعریف وضع، عُرف اور شریعت کے اعتبار سے متفق علیہ ہے (اس پر اتفاق ہے)۔

اوّل حقیقی، اوّل اضافی اور اوّل عُرفی کا مصداق:

اول حقیقی اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے کہ اس کی اوّلیت کی کوئی انتہا نہیں ہے، اسی طرح آخرِ حقیقی بھی اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے کہ اس کی آخریّت کی کوئی انتہا نہیں ہے جیسا کہ اول حقیقی ذات جلّ جلالہ نے فرمایا:

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظّٰهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. [۸]

۶۔ مجموع رسائل العلامه الملا علی القاری، 3/353، الرّسالة رقم: 37

۷۔ کتاب التعریفات، باب الألف، صفحة: 39

۸۔ الحدید: 57/3

ترجمہ: وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔ (کنزالایمان)

اوّل حقیقی سے مراد یہ کہ (الشیئ الذی یقدّم علی جمیع ما سواہ) جو اپنے ماسوا ہر ایک سے پہلے ہو اور اللہ تعالی کی ذات ہی ہر ایک سے پہلے ہونے کی مستحق ہے۔

لہذا بقیہ ذاتوں اور چیزوں پر "لفظِ اوّل" کا اطلاق مجازی طور پر ہوگا اور اسے اول حقیقی یا اوّل اضافی کہا جائے گا۔

اول اضافی یا تو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کی مبارک روح ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے جیسا کہ حضور سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے فرمایا:

أوّلُ ماخَلَقَ اللّٰہُ نُورِی (۹)

یعنی، سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا فرمایا، وہ میرا نور ہے۔

اسی بات کو بیان کرتے ہوئے مجدّدِ مائۃِ حاضرہ، اعلی حضرت، امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرّضوان فرماتے ہیں:

نمازِ اقصی میں تھا یہی سِرّ، عیاں ہو معنئ اوّل آخِر

کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے (۱۰)

اور امام المحدّثین والفقہاء علامہ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ الباری "شرح شفا" میں علامہ تِلمسانی سے نقل کرتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے فرمایا: جبریل امین علیہ السلام نے آ کر مجھے یوں سلام کیا:

"السّلامُ علیكَ یا أوّلُ، السّلامُ علیكَ یا آخرُ، السّلامُ علیكَ یا ظاهرُ، السّلامُ علیكَ یا بَاطِنُ۔"

یعنی، اے اول! آپ پر سلام، اے آخر آپ پر سلام، اے ظاہر آپ پر

۹۔ المواھب اللدنیہ، باب اول المخلوقات، 74/1

۱۰۔ حدائقِ بخشش؛ حصّہ اوّل، ص: ۲۲۲

سلام، اے باطن آپ پر سلام۔

میں نے کہا: اے جبریل! یہ تو خالق کی صفات ہیں، مخلوق کو کس طرح مل سکتی ہیں؟

جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی! میں نے خدا کے حکم سے حضور کو اس لئے سلام کیا ہے کہ اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت عطا فرمائی ہے اور تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر خصوصیت بخشی ہے۔ اپنے نام اور صفت سے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے لئے نام وصفت نکالے ہیں۔

حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کا ''اول'' نام رکھا ہے کہ حضور پیدائش میں سب انبیاء سے پہلے ہیں۔

اور ''آخر'' نام اس لئے رکھا کہ ظاہر ہونے میں سب انبیاء کرام علیہم السلام سے بعد میں ہیں اور آخری اُمّت کی طرف خاتم الانبیاء ہیں۔

اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کا نام ''ظاہر'' اس لئے رکھا کہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکار کیا ہے۔

اور ''باطن'' نام اس لئے رکھا کہ اللہ تعالی نے حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے والد آدم علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل، عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کا نام لکھا ہے۔ (۱۱)

اولِ اضافی سے مراد یہ ہے کہ (الشیء الذی یقدم بالنسبة إلی بعض و یسبق بالنسبة الی بعض آخر) جو بعض کی طرف نسبت کرتے ہوئے پہلے ہو اور بعض کی طرف نسبت کرتے ہوئے بعد میں ہو اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کی ذات ہی ایسی ہے جو ماسوا اللہ ہر ایک سے پہلے اور اللہ جل جلالہ کے بعد میں ہے۔

اور اول عُرفی کا اطلاق اللہ اور اس کے رسول عزّ وجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر انسانوں اور چیزوں کے لئے ہوتا ہے، مثلاً: صفِ اوّل، خلیفۂ اوّل۔

۱۱۔ شرح الشفاء، فصل فی تشریف اللہ تعالی بما سماہ إلخ، 515/1

اوّل عُرفی سے مراد یہ ہے کہ (الشیئ الذی یقدّم علی المقصود) جو مقصود سے پہلے ہو؛ مثلاً: نمازیوں کا مقصد صف بنا کر نماز ادا کرنا ہے اور پہلی صف، دیگر صفوں سے پہلے ہے؛ اس لیے اسے ''صفِ اوّل'' کہا جاتا ہے۔

لفظِ اُوّل کا استعمال:

لفظِ ''أوّل'' وقت اور جگہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(1)......لفظِ اول کا وقت کے معنی میں استعمال:

اللہ تعالی نے فرمایا:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ.[۱۲]

ترجمہ: بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرمانِ باری تعالی ہے:

وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ [۱۳]

ترجمہ: اور بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ (کنز الایمان)

مذکورہ آیاتِ مبارکہ میں ''لفظِ اوّل'' وقت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اور لفظِ اوّل وقت کے معنی کئی احادیثِ مبارکہ میں استعمال ہوا، مثلاً: ابنِ عساکر اور دیگر محدِّثین کرام علیهم الرحمة نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا، فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

أَوَّلُ شَهْرِ رَمَضَانَ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ (۱٤)

یعنی ماہِ رمضان کا اول (ابتدائی دس دن) رحمت ہے اور اس کا اَوسط

۱۲۔ التوبة: 9/ 108

۱۳۔ الأنعام: 6/94

۱٤۔ صحیح ابن خزیمه، 3/191، الحدیث: 1887

(درمیانی دس دن) مغفرت ہے اور اس کا آخر (آخری دس دن) جہنم سے آزادی ہے۔

(2)......لفظِ اول کا جگہ کے معنی میں استعمال:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ. [١٥]

ترجمہ: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما (کنز الایمان)

اس آیتِ کریمہ میں "لفظِ اوّل" جگہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اور رسالہ ھذا میں صفِ اوّل کی فضیلت میں جتنی بھی احادیثِ مبارکہ بیان کی جائیں گی، ان میں لفظِ اُول "جگہ" کے معنی میں استعمال ہوگا، مثلاً: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ۔ (١٦)

یعنی، اللہ عزّ وجلّ اور اس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں۔

صفِ اُوّل کی اصلاحی تعریف:

نمازیوں کی امام سے ملی سیدھی لائن کو صفِ اوّل کہتے ہیں۔

چنانچہ شیخ الاسلام حضرت علامہ بدر الدین عینی حنفی، متوفی ٨٥٥ھ، "عمدة القاری" میں صفِ اوّل کی دیگر تعریفات کا دلائل کے ساتھ ردّ کرتے ہوئے، صفِ اول کی صحیح ترین تعریف ان الفاظ کے ساتھ لکھتے ہیں:

الصف الأول: المراد به ما يلي الإمام۔ (١٧)

١٥۔ الِ عمران: 96/3

١٦۔ سُنَن نسائی، کتاب الأذان، باب رفع الصّوت بالأذان، ١/١٨١، حدیث: 646

١٧۔ عمدة القاری شرح صحيح البخاری، کتاب الأذان، باب الصفّ الأوّل، تحت الحدیث: 730، 356/4

یعنی، صفِ اول سے مراد نمازیوں کی وہ سیدھی لائن جو امام سے ملی ہوتی ہے۔

سب سے پہلے خانہ کعبہ کے اردگرد، گول دائرے میں صفیں کس نے بنوائیں؟

سب سے پہلے خانہ کعبہ کے اردگرد گول دائرے میں صفیں بنوانے والے، خالد بن عبداللہ قسری ہیں، اس بارے میں امام ابوالولید ازرقی مکی، متوفی 250ھ "أخبارِ مکۃ": میں لکھتے ہیں کہ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

أول من أدار الصفوف حول الكعبة خالد بن عبد الله القسري۔ (١٨)

یعنی، جس نے سب سے پہلے، خانہ کعبہ کے اردگرد گول دائرے میں صفیں بنوائیں، وہ خالد بن عبداللہ قسری ہیں۔

قارئینِ کرام! علمی و تحقیقی ابحاث لکھنے کو بہت ہیں لیکن ہمیں اس مختصر رسالہ میں قرآن و حدیث سے مطلقاً صفوف اور صفِ اول کی فضیلت کے متعلق عرض کرنا ہے۔ آئو! اسی پر مقدمہ ختم کریں اور اصل مقصود کی طرف چلیں۔

اللہ کریم ہم سب کو نمازِ پنج گانہ میں پابندئ صفِ اوّل نصیب فرمائے۔

ہوں نمازیں ادا، پہلی صف میں سدا
ہو خشوع بھی عطا میرے مولا سدا

آمین ثم آمین یا ربّ العالمین بجاہ حبیبک سیّد المرسلین علیہ وعلی الہ وأصحابه وأفضل الصلاۃ والتسلیم۔

خادمِ علم وعلماء

مہتاب احمد رضوی عطاری المدنی

١٨۔ أخبار مكة وما جاء فيها من الأثار، 65/2

آیاتِ مبارکہ میں صف بستہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے فضائل

صف بندی صرف با جماعت نماز کی ضرورت ہی نہیں بلکہ اس میں بے پناہ اجر وثواب اور بزرگی ہے۔ چنانچہ اللہ جلّ شانُہٗ باقاعدہ صفیں باندھ کر نماز ادا کرنے والوں کو یوں خراجِ تحسین پیش فرماتا ہے:

﴿وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا﴾ [۱]

ترجمہ: قسم ان کی کہ باقاعدہ صف باندھیں۔ (کنز الایمان)

سُبحَانَ اللہ! اللہ کریم کے نزدیک صف باندھنے والے کتنے پیارے لوگ ہیں، جوان کی قسم کھا رہا ہے۔

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرِ شہیر علّامہ ناصر الدین بیضاوی، متوفی 685ھ رقم طراز ہیں:

أقسم بالملائكة الصافين فی مقام العبودية، أو بنفوس العلماء الصافين فی العبادات أو بنفوس الغزاة الصافين فی الجهاد. (۲)

یعنی اس آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے چند گروہوں کی قسم یاد فرمائی، یا تو اس سے مراد فرشتوں کے گروہ ہیں، جو حقِّ ربوبیّت کو بجالانے کے لیے، عبودیّت و نیاز کے مقام میں صف بستہ کھڑے ہیں یا ہر حال میں علم و عمل کے پیکر، علماءِ دین کے گروہ مراد ہیں، جو نمازوں میں صفیں باندھ کر مصروفِ عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ مراد ہیں، جو شہروں کو فتح

۱۔ سورة الصّٰفّٰت: 37/1

۲۔ أنوار التنزيل وأسرار التأويل، الصّٰفّٰت، تحت الآية :1، 5/5

کرنے کے لیے راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے مقابل کھڑے رہتے ہیں۔

اور اللہ جلّ شانہٗ عبادت کے منتظر فرشتوں کا قول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَّ اِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ﴾[۳]

ترجمہ: اور بیشک ہم پَر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں۔ (کنزالایمان)

یعنی، اس کے حکم کی تعمیل کے لیے صفیں باندھے کھڑے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرِ شہیر علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی مظہری، متوفی 685ھ رقم طراز ہیں:

صفوف الملائكة في السماء للعبادة كصفوف الناس في الأرض يعني في الصلاة (٤)

یعنی، جس طرح لوگ زمین پر نماز کے لیے صفیں بناتے ہیں، اسی طرح فرشتے آسمان میں عبادت کے لیے صفیں بناتے ہیں۔

چنانچہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّى الله عليه و اٰلِه و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے ہاں صفیں بناتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: فرشتے اپنے پروردگار کے ہاں صفیں کیسے بناتے ہیں؟ آپ صَلَّى الله عليه و اٰلِه و سَلَّمَ نے فرمایا: وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں۔ (٥)

اور اللہ عزّ وجلّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمۡ بُنۡيَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ﴾[٦]

۳۔ سورة الصّٰفّٰت: 37/ 165

٤۔ التفسير المظهری، الصّٰفّٰت، تحت الآية :165، 8/150

٥۔ مسلم، كتاب الصّلاة، باب الأمر بالسّكون فی الصّلاة، 208، الحديث:43

٦۔ سورة الصّف: 61/4

ترجمہ: بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں، جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پَرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (کنز الایمان)

اس آیتِ کریمہ میں غازیوں اور نمازیوں دونوں کا راستہ مراد ہے جیسا کہ شیخ التفسیر علامہ محمد بن جریر طبری، متوفی 310ھ تحریر فرماتے ہیں:

إنّ الله وصف المؤمنين فى قتالهم وصفهم فى صلاتهم۔ (۷)

یعنی، اس آیتِ کریمہ میں اللہ عزّ وجلّ نے مومنین کی حالتِ نماز اور حالتِ جنگ کا وصف بیان فرمایا ہے۔

اور حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، متوفی ۱۳۹۱ھ لکھتے ہیں:
نمازوں کی صفیں جماعت میں اور غازیوں کی صفیں میدانِ جہاد میں ایسی اعلیٰ اور افضل ہیں جیسے مقرب فرشتوں کی صفیں بارگاہِ الٰہی میں بوقتِ عبادت۔ (۸)

اور خالقِ باری تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں بے شمار مقامات پر صفیں سیدھی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے اور کئی جگہوں پر صفوں کو سیدھا رکھنا، مومنیں کا وصف بیان کیا ہے؛ کیونکہ جہاں جہاں فرمایا: "یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ" (ترجمہ: نماز قائم کرتے ہیں۔ (کنز الایمان)) یا فرمایا: "اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ" (ترجمہ: نماز قائم رکھو۔ (کنز الایمان))، اس سے مراد، نماز صحیح پڑھنا ہے اور نماز صحیح پڑھنے میں صف کا سیدھا کرنا بھی داخل ہے۔

چنانچہ حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، متوفی ۱۳۹۱ھ لکھتے ہیں:
رب تعالیٰ نے جو فرمایا "یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ" یا فرمایا: "اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ"، اس سے مراد ہے نماز صحیح پڑھنا اور نماز صحیح پڑھنے میں صف کا سیدھا کرنا بھی داخل ہے کہ اس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے۔ (۹)

۷۔ جامع البيان فى تأويل القرآن، الصّف، تحت الآية :4، 357/23

۸۔ مرأة المناجيح شرح مشكوة المصابيح، باب التيمم، الفصل الأول، ۳۲۷/۱

۹۔ مرأة المناجيح شرح مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفّ، دوسرى فصل، 175/2

نماز میں صف بندی کی حکمت:

اللہ حکیم جلّ مجدہٗ العظیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا؛ لہذا حکمِ صف بندی میں بھی کئی حکمتیں ہوسکتی ہیں۔ نماز میں حکمِ صف بندی میں ایک حکمت یہ ہے کہ بندگانِ خدا نماز میں صفیں بنا کر کھڑے ہوں تا کہ روزِ قیامت یہ خوش نصیب اس خطرناک مقام میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنی صفیں بنا کر کھڑا ہونا یاد رکھیں؛ کیونکہ اس روز اسی طرح صف بندی کی صورت یہ ہوگی کہ انبیاءِ کرام وملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام اور شفاعت کرنے والے مومنین رضی اللہ تعالی عنہم، صفوں کے آگے ہوں گے جس طرح نماز میں امام صاحبان صفوں سے آگے ہوتے ہیں تو جس نے اکثر اس مقام کو یاد رکھا اور صف میں کھڑا ہو کر نماز قائم کرتا رہا، اس کی وجہ سے ان شاء اللہ قیامت کے دن اسے گھبراہٹ اور پریشانی بھی خفیف (کم) ہوگی؛ کیونکہ اس گھبراہٹ والے دن میں کچھ یاد نہ رہے گا۔ اگر یہاں صفوں میں کھڑا ہونا معمول بنائیں گے تو وہاں بھی صفوں میں کھڑا ہونا یاد رہے گا۔

چنانچہ عارف باللہ حضرت امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۷۳ھ "الکبریت الأحمر" میں لکھتے ہیں:

وقال إنما شرعت الصّفوف فی الصّلاة لیتذکر الإنسان بها وقوفه بین یدی الله تعالی یوم القیامة فی ذالك الموطن المهول و الشفعاء من الأنبیاء و الملائکة و المومنین بمنزلة الآئمّة فی الصّلاة یتقدمون الصّفوف فمن أکثر من هذا التذکّر خفّ هوله و فرعه یوم القیامة من بادمان ذالك التذکر۔ (۱۰)

یعنی، شیخِ شریعت وطریقت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ نماز میں صفیں اس لئے شروع ہوئیں تا کہ انسان قیامت کے دن اس خطرناک مقام میں اللہ تعالی کے حضور اپنا کھڑا ہونا یاد رکھیں اور انبیاء

۱۰۔ الکبریت الأحمر فی بیان علوم الشیخ الأکبر، صفحة: 41

ملائکہ اور مومنین جو کہ شفاعت کریں گے، وہ صفوں کے آگے ہوں گے، جس طرح نماز میں امام صاحبان آگے ہوتے ہیں تو جس نے اکثر اس مقام کو یاد رکھا؛ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اسے گھبراہٹ خفیف ہوگی۔

اور شیخ علیہ الرّحمۃ کی طرف سے مذکورہ بیان کردہ حکمتِ صف بندی تو اُخروی حوالے سے تھی جبکہ دُنیوی حوالے سے ذہنِ راقم میں یہ حکمت آئی ہے: (اقول وباللہ التوفیق) نماز میں حکمِ صف بندی میں یہ حکمت بھی ہوسکتی ہے کہ بندگانِ خدا نماز میں صفیں بنا کر کھڑے ہوں تاکہ خارجِ نماز میں بھی انہیں یہ بات یاد رہے کہ اسلام مساوات کا درس دیتا ہے۔ امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا، سیٹھ ہو یا نوکر، سب کو ایک ہی لائن میں کھڑا ہونا ہے۔ جس طرح خانۂ خدا میں اللہ کی بارگاہ میں ایک ساتھ رکوع میں جا رہے ہیں بلکہ کائنات میں سب سے بڑھ کر عاجزی وانکساری کے مقام یعنی سجدے میں جا رہے ہیں، کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں ،سب مسلمان برابر ہیں؛ بالکل اسی طرح نماز کے باہر بھی تمام مسلمانوں کو یہ اسلام کا دیا ہوا درسِ مساوات یاد رکھنا ہوگا۔

اللہ جلّ شانہ ہم سب کو پانچوں وقت صف بستہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !!!

وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰه، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ.



احادیثِ مبارکہ میں صف بستہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کے فضائل

صف بستہ کھڑے ہونے والوں پر اللہ جلّ وعلا کی کروڑہا کروڑ رحمتیں برستی ہیں۔ان پر درودوسلام کے ترانے پیش کیے جاتے ہیں۔اللہ جلّ شانہ کے ہاں ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔صف بستہ کھڑا ہونا بھی عبادت اور نماز کا حسن ہے۔

اور ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی مثل ہیں۔صفیں سیدھی کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔صفوں میں خالی جگہ پُر کرنا، اللہ تعالیٰ کی بخشش کا ذریعہ اور جنت میں گھر بنانا ہے اور صف میں خالی جگہ پُر کرنے والے قدم کی شان اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی ہے۔احادیثِ مبارکہ میں صفیں باندھ کر نماز ادا کرنے کے فضائل بکثرت بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے چند احادیثِ مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

(1)......صف بندی کرنے والوں پر نزولِ رحمت:

جو لوگ صفیں جوڑ کر کھڑے ہوتے ہیں، اللہ عزّ وجلّ اور اس کے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور جو بندہ صف جوڑتا ہے، اللہ عزّ وجلّ کے ہاں اس کا ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے۔

چنانچہ امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "المعجم الأوسط" میں راویِ سنّت، محدّثِ صحابہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ، ولا يَصِلُ عَبدٌ صفًا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً (۱)

یعنی، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک

۱۔ المعجم الأوسط للطبرانی، الحدیث: 3771

اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّم ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں، جو صفیں ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اور جو بندہ بھی صف جوڑتا ہے اللہ عزّ وجلّ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

سُبحَانَ اللّٰہ ! کیا شان ہے اس کی، جس پر اللہ کریم رحمتیں بھیجے۔

(2)...... صفیں سیدھی کرنا عبادت ہے:

صف سیدھی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی صف میں مل مل کر کھڑے ہوں، نہ آگے پیچھے ہوں، نہ دُور دُور کہ جس سے صف میں کشادگی ہو۔

چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ کا فرمانِ اقدس ہے:

إِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةَ الصَّفِّ (٢)

یعنی، (صفوں کو برابر کرو کہ) صفوں کو برابر کرنا نماز قائم کرنے سے ہے۔

یعنی وہ وقت جو صفیں سیدھی کرنے میں صرف ہوا عبادت ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(3)...... صفیں درست رکھنا نماز کا حسن ہے:

راویِٔ سنّت، محدّثِ صحابہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے:

أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ۔(٣)

یعنی نماز میں صفوں کو سیدھا رکھو کہ یہ نماز کا حُسن ہے۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ کا فرمانِ اقدس ہے:

٢۔ مسند إمام أحمد، 3 / 322

٣۔ مسلم، 224/1، الحديث: 126

أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي (٤)

یعنی، نماز میں صفوں کو برابر رکھو اور ایک دوسرے کے نزدیک مل کر کھڑے ہو یقیناً میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

سُبحَانَ اللہ ! یہ ہے پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بصارت کا عالم۔

(4)...... ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہیں:

امّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسروں پر ایک بزرگی یہ دی گئی ہے کہ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئیں۔

چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰه علیه و اٰلِه و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ :جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ۔ (٥)

یعنی، ہمیں دوسروں لوگوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی: (۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور (۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور (۳) جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔

(5)......صفوں کو جوڑنا، اللہ کریم کو راضی کرنا ہے:

حضور نبی اکرم صَلَّى اللّٰه علیه و اٰلِه و سَلَّمَ نے ایک جگہ یوں تاکید فرمائی:

٤۔ صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب إقبال الإمام علی الناس،عند تسویة الصفوف، صفحة: 117، الحدیث: 718

٥۔ مسلم، کتاب المساجد و موضع الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة، 1 / 225، الحدیث :522

مَنُ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنُ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ (٦)

یعنی جو صف کو ملائے گا، اللہ کریم اسے ملائے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ کریم اسے توڑے گا۔

(6)......صف میں خالی جگہ پر کرنا، ذریعۂ مغفرت ہے:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ ارشادفرماتے ہیں:

مَنُ سَدَّ فُرُجَةً فِی الصَّفِّ غُفِرَ لَه۔ (٧)

یعنی، جو شخص صف میں کشادگی (خالی جگہ دیکھ کر، اسے) بند کرے، اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

(7)......صف ملانا، جنّت میں گھر بنانا ہے:

صف ملانا، اس میں کشادگی نہ چھوڑنا جنّت میں گھر بنانا ہے۔

چنانچہ اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ، وَمَنُ سَدَّ فُرُجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً (وفي المعجم الأوسط) وَبَنَى لَهُ بَيُتًا فِي الُجَنَّةِ ۔(٨)

یعنی، رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشادفرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت بھیجتے ہیں، جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو (صف میں) کشادہ جگہ کو بند کرے، اللہ کریم اس کا درجہ بلند فرمائے گا (''معجم اوسط'' میں یہ بھی اضافہ ہے) اور جنت میں اس کیلئے گھر بنائے گا۔

٦۔ سُنَن نَسائی، کتاب الصلاة، باب من وصل بالصف، 93/2، حدیث:819

٧۔ مسند البزرا، من حديث أبي جحيفة، الحديث: 511

٨۔ سُنَنِ ابنِ ماجه، كتاب الصلاة، باب إقامة الصفوف، ٣١٨/١، الحديث: ٩٩٥

(8)...... کشادہ صف پُر کرنے والے قدم کی شان:

اللّٰہ اَکْبَر! صف میں خالی جگہ پر کرنے والے قدم کی شان تو دیکھیں کہ شان والے آقا کریم صَلَّی اللّٰه علیه و اٰلِه و سَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوَلَ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا۔(۹)

یعنی، اللہ عزّ وجلّ اوراس کے فرشتے ان لوگوں پر درود بھیجتے ہیں، جو اگلی صفوں کو ملا کر کھڑے ہوتے ہیں اوراس قدم سے زیادہ کسی قدم کا ثواب نہیں، جواس لئے چلا اوراٹھا؛ تا کہ صف میں کشادگی کو بند کر دے اور صف پوری کرے۔

(9)......صف بندی سے شیطان سے حفاظت:

خادمِ مالکِ دوجہاں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آقا کریم صَلَّی اللّٰه علیه و اٰلِه و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ۔ (۱۰)

یعنی، اپنی صفیں سیدھی کرو، ان میں نزدیکی کرو اوراپنی گردنیں مقابل رکھو۔اُس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو صفوں کی کشادگی میں بکری کے بچے کی طرح گھستا دیکھتا ہوں۔

اورحضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَاصُّوْا فِي الصَّفِّ لَا

۹۔ سُنَنِ أبی داود، کتاب الصّلاة، باب فی الصلاة تقام ولم یأت الإمام ینتظرونه قعودا، ۱/۱۴۵، الحدیث: ۵۴۳

۱۰۔ سُنَنِ أبی داود، کتاب الصّلاة، باب تسویة الصفوف، ۱/۱۷۵، حدیث: ۶۶۷

يَتَخَلَّلُكُمْ أَوْلَادُ الْحَذَفِ۔ (١١)

یعنی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: صفوں میں خلاء نہ چھوڑو؛ کہ شیطان تمہارے درمیان اس طرح خلل ڈال دے گا جیسے اس نے اولادِ حذف (ایک یمنی قوم) کے درمیان خلل ڈال دیا تھا۔

صفیں درست کرنے کا طریقہ

(1)......حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ اور صفوں کی درستگی:

خادمِ مالکِ دوجہاں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

رُصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ۔ (١٢)

یعنی، صفوں کو مضبوط رکھو اور صف میں ایک دوسرے سے متصل رہو کہ ایک دوسرے کا کاندھا بالمقابل رہے۔

اور عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ۔ (١٣)

یعنی، صفیں سیدھی رکھو اور کندھے کندھوں کے برابر رکھو اور باہم درمیان میں خالی جگہ کو بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم رہو اور شیطان کے کھڑے ہونے کی جگہ نہ چھوڑو۔

یوں نماز کیلئے پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ، صحابہ کرام کی صفیں تیر کی طرح سیدھی فرماتے تھے۔

١١۔ المستدرك عل الصحيحين، الحديث: 786

١٢۔ سُنَنِ أبی داود، كتاب الصّلاة، باب تسوية الصفوف، ١/١٧٥، حديث: ٦٦٧

١٣۔ سُنَنِ أبی داود، كتاب الصّلاة، باب تسوية الصفوف، ١/١٧٦، حديث: ٦٦٦

اس بارے میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّى صُفُوفَنَا حَتَّى كَأَنَّمَا يُسَوِّى بِهَا الْقِدَاحَ حَتَّى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ، حَتَّى كَادَ يُكَبِّرُ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ :عِبَادَ اللهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، (١٤)

یعنی، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و الٰہ و سلّم ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ لیے، پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا، فرمایا: اے اللہ عزوجل کے بندو! صفیں برابر کرو۔

(2)...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ اور درستیِ صفوف:

حضرت نافع رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ .فَإِذَا جَاؤُوهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنْ قَدِ اسْتَوَتْ . كَبَّرَ.(١٥)

یعنی، حضرت سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالی عنہ لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔ جب آپ کو اطلاع مل جاتی کہ صفیں برابر ہوگئی ہیں تو اس وقت تکبیر کہتے تھے۔

اور ابو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

رَأيتُ عُمَرَ إذا تقدَّمَ إلى صَلاةٍ يَنظُرُ إلى المَنَاكِبِ والأقْدَامِ۔(١٦)

١٤۔ مسلم، باب تسوية الصفوف، 1 / 231، الحديث:436

١٥۔ مؤطا امام مالك، كتاب الصّلاة، باب ما جاء فی تسوية الصفوف، 219/2، الحديث: 542

١٦۔ كنز العمّال، باب تسوية الصفوف و فضل الصف الأوّل، 235/8، الحديث:22996

یعنی، میں نے حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ جب نماز کے لئے آتے تو کندھوں اور قدموں کی طرف دیکھتے تھے۔ (کہ برابر ہیں یا نہیں)۔

(3)...... حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ اور درستگیٔ صفوف:

ابو سہل رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَامَتِ الصَّلَاةُ، وَأَنَا أُكَلِّمُهُ فِي أَنْ يَفْرِضَ لِي .فَلَمْ أَزَلْ أُكَلِّمُهُ، وَهُوَ يُسَوِّي الْحَصْبَاءَ بِنَعْلَيْهِ، حَتَّى جَاءَهُ رِجَالٌ قَدْ كَانَ وَكَلَهُمْ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الصُّفُوفَ قَدِ اسْتَوَتْ .فَقَالَ لِيَ: اسْتَوِ فِي الصَّفِّ .ثُمَّ كَبَّرَ. (۱۷)

یعنی، ایک مرتبہ میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھا، اتنے میں نماز کھڑی ہوگئی اور میں ان سے اپنی تنخواہ کے متعلق بات کر رہا تھا۔ میں ان سے مسلسل باتیں کر رہا تھا اور وہ پاؤں سے سنگریزے سیدھے ہموار کرتے رہے حتی کہ کچھ لوگ آگئے، جنہیں صفیں سیدھی کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی، انہوں نے آپ رضی اللہ تعالی عنہ کو بتایا کہ صفیں سیدھی ہو چکی ہیں تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: صف میں سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر تکبیر کہی۔

(4)...... حضرت بلالِ حبشی رضی اللہ تعالی عنہ اور درستگیٔ صفوف:

قاضی امام ابنِ ابی یعلی حنبلی، متوفی 526ھ ''طبقاتِ حنابلہ'' میں لکھتے ہیں:

أن بلالاً كانَ يُسَوِّي الصُّفُوفَ ويَضْرِبُ عَرَاقِيبَهم بِالدُّرَّةِ (۱۸)

یعنی، حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ ٹخنوں پر درّے مار کر صفیں درست

۱۷۔ مؤطا امام مالك، كتاب الصّلاة، باب ما جاء فی تسوية الصفوف، 220/2، الحديث: 542

۱۸۔ طبقات الحنابلة، الطبقة الأولى، باب التيمم، 328/1

کرواتے تھے۔

(5)......نمازِ جنازہ اور ابو ملیح رضی اللہ تعالی عنہ کا صفوں کو درست کروانا:

بلکہ نمازِ جنازہ ادا کرتے وقت بھی درستگیٔ صفوف کا اہتمام کرنا چاہیے، اس بارے میں حضرتِ سیدنا حکم بن فرُّوخ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَلَى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ :أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ ۔(۱۹)

یعنی ، ایک جنازے پر حضرت سیدنا ابو ملیح رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہہ دی ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: ''اپنی صفیں درست کرلو اور میت کے لئے اچھی سفارش کرو''۔

تنبیہ:

ذرا غور فرمایئے! پیارے آقا کریم صَلَّى اللّٰہ علیہ و اٰلہ و سَلَّمَ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا انداز کہ کس طرح لوگوں کی صفیں درست فرماتے تھے لیکن افسوس کہ آج ہم نے اس مبارک سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ مذکورہ احادیثِ مبارکہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی ہر ایک کو چاہیے کہ وہ صفیں درست کروائیں۔ امام اس وقت تک نماز شروع نہ کرے جب تک دیکھ نہ لے کہ صفیں درست ہوئیں یا نہیں۔ ہر مقتدی کو چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ اور پیچھے والے کو دیکھ لے کہ صف میں درست کھڑا ہے یا نہیں لیکن افسوس کہ اولاً تو آئمہ کرام کی ایک بڑی تعداد اس طرف توجہ نہیں دیتی اور اگر کہیں امام صاحب اس طرف توجہ دلائیں بھی تو لوگ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے ندائے امام کو نکال دیتے ہیں اور وہیں کہ وہیں کھڑے، ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ کون صف میں خالی جگہ پُر کرنے کی قربانی دے گا اور اگر اس کے پیسے مقرر ہوں تو ہر ایک اس کام کو بڑے احسن انداز

۱۹۔ سُنن انسائی ، کتاب الجنائز ،فضل من صلی علیه مائة،4/ 76، الحدیث: 6993

سے سرانجام دے گا۔

براہِ کرم امام ومقتدی دونوں اس پر توجہ دیں اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ کی اس مبارک سنت کو زندہ کریں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ.



آیتِ کریمہ میں پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت

یوں تو تمام صفوں پر اللہ کریم کی رحمت برستی ہے مگر پہلی صف نزولِ رحمت اور فضیلت کے اعتبار سے نمازیوں کیلئے سب صفوں سے بہتر ہے۔

چنانچہ اللہ جل جلالہٗ وعظم نوالہٗ نے پہلی صف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ﴾[۱]

ترجمہ: اور بیشک ہمیں معلوم ہیں، جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں، جو تم میں پیچھے رہے (کنز الایمان)

شانِ نزول:

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیخ التفسیر علامہ علاء الدین بغدادی متوفی ۷۴۱ھ رقم طراز ہیں: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کی صفِ اوّل کے فضائل بیان فرمائے تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنھم صفِ اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا ازدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے، وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تاکہ صفِ اوّل میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور انہیں تسلّی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالی اگلوں کو

۱۔ سورة الحجر:24/15

بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں، ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں۔(۲)

اس آیت کے شانِ نزول سے پہلی صف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم عبادت کا اس قدر جذبہ اور شوق رکھتے تھے کہ پہلی صف کی فضیلت حاصل کرنے کی خاطر اپنے پسندیدہ مکانات بیچنے پر آمادہ ہوگئے۔

صفِ اوّل کی فضیلت بیان کرنے میں بیس (20) حکمتیں:

حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا؛ لہذا فضیلتِ صفِ اوّل بیان کرنے میں بھی کئی حکمتیں ہوسکتی ہیں۔

چنانچہ شیخ الاسلام حضرت علامہ بدرالدین عینی حنفی، متوفی ۸۵۵ھ "عمدة القاری" میں صفِ اول کی ترغیب دلانے میں دس (۱۰) حکمتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحكمة فی التحريض والحثّ على الصف الأول المطلق على وجوه: المسارعة إلى خلاص الذمة، والسبق لدخول المسجد، والقرب من الإمام، واستماع قراء ته والتعلم منه، والفتح عليه عند الحاجة، واحتياج الإمام إليه عند الإستخلاف، والبعد ممن يخترق الصفوف، وسلامة الخاطر من رؤية من يكون بين يديه، وخلوه موضع سجوده من أذيال المصلين.(۳)

یعنی، صفِ اول کی ترغیب دلانے میں کئی حکمتیں ہیں:

(1) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، اپنے ذمہ پر فرض نماز سے جلدی چھٹکارہ حاصل کرنے والا ہے۔

(2) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، دخولِ مسجد میں پہل کرنے والا ہے۔

۲۔ تفسیر خازن، الحجر تحت الآية :24، 100/3

۳۔ عمدة القاری شرح صحيح البخاری ، كتاب الأذان، باب الصفّ الأوّل، تحت لحديث: 730، 356/4

(3) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، امام کا قُرب پالیتا ہے۔

(4) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، قرأتِ امام کو کان لگا کر، غور سے سن سکتا ہے۔

(5) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، امام سے علم (نماز پڑھانے کا طریقہ وغیرہ) حاصل کر سکتا ہے۔

(6) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، حاجتِ لقمہ کے وقت، امام کو (احسن انداز سے) لقمہ دے سکتا ہے۔

(7) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، امام کو خلیفہ بنانے کی حاجت کے وقت، اس کا خلیفہ بن سکتا ہے۔

(8) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، صفوں کو گزرگاہ بنانے والوں سے بچ جاتا ہے۔

(9) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والے کا دل، سامنے والوں کو دیکھنے سے سالم و محفوظ رہتا ہے۔(٤)

(10) اور صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، نمازیوں کی قمیضوں کے پچھلے دامن سے، اپنی سجدے کی جگہ کو خالی رکھ سکتا ہے۔

اور بحمدہ تعالی قلبِ راقم میں اس کی ایک حکمت یہ آئی ہے: أقول و باللہ التوفیق

٤۔ علامہ عینی رحمہ اللہ تعالی نے تو اپنے زمانے کے افراد کے حالات کے اعتبار سے صرف اتنا کہنے پر اکتفاء فرمایا مگر ہمارے زمانے کا حال کچھ اور بھی کہنے کا تقاضا کرتا ہے، بہر حال اس حکمت کا مطلب یہ ہے کہ اگلی صف میں نماز پڑھنے والوں کی جسامت، عمدہ یا گھٹیا کپڑے، الغرض کسی بھی چیز کو دیکھ کر، پچھلی صف میں کھڑے نمازی کا دل اِدھر اُدھر جا سکتا ہے اور ہمارے زمانے کا حال تو عجیب ہے، نہ شریعت کی پاسداری نہ شرم وحیا، اس قدر بیہودہ اور بے ڈھنگا شرمناک لباس کہ پچھلی صف میں کھڑے ہونے والے کا دل یقینی طور پر اِدھر اُدھر چلا جائے بلکہ کبھی تو نماز کا اعادہ بھی ضروری خیال کرنا پڑتا ہے۔ جی ہاں! مجھے کئی ایسے مقتدی ملے اور کہا: ''امام صاحب! عجیب حال ہے، جینز کی پینٹ پہن کر آگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بے پردگی ہو جاتی ہے، نماز دوبارہ پڑھنی پڑی''، لہذا صفِ اول اختیار کرنے میں یہ حکمت سمجھ میں آگئی کہ اگر پہلی صف میں قیام کریں گے تو ایسے بیہودہ مناظر سے بھی بچ جائیں گے۔ واللہ تعالی اعلم بالصواب۔ از مؤلف رسالہ

(11) صفِ اول میں نماز ادا کرنے والا، مسجد کو آباد کرتا ہے؛ اس لئے کہ صفِ اوّل کے حصول کے لئے جلد سے جلد مسجد میں آئے گا اور جماعت کے انتظار کے لئے مسجد میں بیٹھ کر، اس کو آباد کرے گا اور مسجد کو آباد کرنا، کارِ ثواب ہے۔

چنانچہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ﴾[٥]

ترجمہ: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے۔ (کنزالایمان)

ایک اور مقام پر ہے:

﴿فِیۡ بُیُوۡتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنۡ تُرۡفَعَ وَ یُذۡکَرَ فِیۡہَا اسۡمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیۡہَا بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ. رِجَالٌ ۙ لَّا تُلۡہِیۡہِمۡ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیۡعٌ عَنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیۡتَآءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا تَتَقَلَّبُ فِیۡہِ الۡقُلُوۡبُ وَ الۡاَبۡصَارُ. لِیَجۡزِیَہُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ مَا عَمِلُوۡا وَ یَزِیۡدَہُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ وَ اللّٰہُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ﴾[٦]

ترجمہ: ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد اور نماز بر پار کھنے اور زکوۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں تا کہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی۔ (کنزالایمان)

اور حضرتِ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت

٥۔ التوبۃ:18/9

٦۔ النور:36/24

صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ نے فرمایا: "جب تم کسی مسجد میں کثرت سے آمدورفت رکھنے والے کو دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے:

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِا للّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ.

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے۔(۷)

اور جامع المعقول والمنقول علّامہ عبدالواحد عطاری مدنی حنفی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نو(9) حکمتیں تقریظ میں بیان کی ہیں۔ اسی رسالہ کے صفحہ نمبر 17 پر دیکھیں۔

اللہ کریم ہم سب کو نمازِ پنج گانہ میں پابندیٔ صفِ اوّل نصیب فرمائے۔ آمین!

ہوں نمازیں ادا ،پہلی صف میں سدا
ہو خشوع بھی عطا میرے مولا سدا

آمین ثم آمین یا ربّ العالمین بجاہ حبیبک سیّد المرسلین علیہ و علی الہ وأصحابہ وأفضل الصلاۃ والتسلیم.



۷۔ سُنَن الترمذی ، کتاب الایمان ، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ ،الحدیث: 2626، 280/4

احادیثِ مبارکہ میں پہلی صف میں نماز پڑھنے کے فضائل

پہلی صف اوراس کے حصول کی طلب میں کوشاں رہنے والوں کے بے شمار فضائل و مراتب ہیں۔ صفِ اول کو دیگر صفوں پر فضیلت حاصل ہے کہ اس پر اللہ جلّ جلالہٗ کی رحمتیں برستی ہیں۔ صفِ اول اوراس کی سیدھی جانب والوں پر اللہ اوراس کے فرشتے درود وسلام کے ترانے پیش کرتے ہیں اوراس کی الٹی جانب کھڑے ہونے والوں کو دُگنا ثواب ملتا ہے۔ تکمیلِ صفِ اول ملائکہ کا طرزِ عمل ہے۔ صفِ اول ملائکہ کی صف کی مثل ہے، الغرض احادیثِ مبارکہ میں پہلی صف میں نماز ادا کرنے کے فضائل بکثرت بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے چند احادیثِ مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

(1)......صفِ اوّل پر درود بھیجا جاتا ہے:

اللہ عزّ وجلّ اوراس کے فرشتے پہلی صف میں نماز ادا کرنے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

چنانچہ امام احمد وامام نسائی علیہما الرحمۃ نے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ (۱)

یعنی، اللہ عزّ وجلّ اوراس کے فرشتے صفِ اوّل پر درود بھیجتے ہیں۔

اور سُنَنِ نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَة" (۲)

۱۔ سُنَن النسائی، کتاب الأذان، باب رفع الصّوت بالأذان، ۱/۱۸۱، حدیث: 646

۲۔ سُنَن النَّسائی، کتاب الصّلاۃ، باب کیف یقوم الإمام الصفوف، ۱/۱۸۱، الحدیث: 811

یعنی، بے شک اللہ عزّ وجلّ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر درود بھیجتے ہیں۔

اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَال : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتِهِ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَال: وَعَلَى الثَّانِي. (۳)

یعنی، اللہ عزّ وجلّ اور اس کے فرشتے صفِ اول پر درود بھیجتے ہیں۔لوگوں نے عرض کی !اور دوسری صف پر؟ ارشاد فرمایا: ''اللہ عزّ وجلّ اور اس کے فرشتے صفِ اول پر درود بھیجتے ہیں ۔لوگوں نے عرض کی :اور دوسری پر؟، ارشاد فرمایا: ''اور دوسری پر (بھی)۔

پیارے دوستو! اندازہ لگائیں کہ صفِ اوّل کی کس قدر فضیلت ہے کہ عرض کرنے پر دو مرتبہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے یہی ارشاد فرمایا کہ اللہ عزّ وجلّ اور اس کے فرشتے صفِ اول پر درود بھیجتے ہیں۔

(2)......صفِّ اوّل کے دائیں طرف والوں پر درود بھیجا جاتا ہے

مسجد میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ صف کے دائیں جانب بیٹھنے کا ارادہ کرے کہ زمانۂ رسالت میں صف کے دائیں جانب لوگوں کا ہجوم ہوتا تھا۔

چنانچہ دائیں طرف کھڑے ہونے والوں کے بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و

۳۔ مسند الإمام أحمد، مسند الأنصار، حديث أبي أمامه الباهلي رضى الله تعالى عنه ......إلخ، 8/ 295 ، الحديث: 22626

سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

" إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ (٤)

یعنی، اللہ کریم اور اسکے فرشتے صف کے دائیں طرف والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہ! اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے پیچھے صف میں دائیں طرف کھڑا ہونا پسند کرتے تھے۔

چنانچہ براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

کُنَّا إِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا نُحِبُّ أَنْ نَقُوْمَ عَنْ یَمِیْنِہٖ (٥)

یعنی، ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے پیچھے نماز پڑھتے وقت، صف میں دائیں طرف کھڑا ہونا پسند کرتے تھے۔

مگر صفِ اول اور پھر دائیں طرف کے حصول میں کسی بھائی کو تکلیف بھی نہیں دینی چاہیے بلکہ مسجد میں جلدی آ کر پہلی صف میں جگہ لینے کے حقدار بنیں۔

فائدہ:

شیخِ مُحقق شیخ عبدالحق محدِث دہلوی، شارحِ مشکوٰۃ، متوفی ١٠٥٢ھ **"أشعة اللمعات"** میں اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: بعض علمائے شافعیہ نے کہا کہ یہ (امام کی بائیں جانب کھڑے ہونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے) مسجدِ نبوی شریف کے علاوہ مساجد کے لئے ہے مسجدِ نبوی شریف میں امام کی بائیں جانب کھڑے ہونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے؛ کیونکہ قبر شریف اسی جانب ہے۔ اللہ تعالی اس قائل (یہ بات کہنے والے) کو اپنی رحمت سے نوازے۔(٦)

٤۔ سُنَنِ أبی داود، کتاب الصّلاۃ، باب من یستحب أن یلی الإمام فی الصف، ١/١٨١، حدیث: ٦٧٦

٥۔ سُنَنِ ابنِ ماجہ، کتاب إقامة الصلاۃ، والسنة فیھا، باب فضلِ میمنة الصَّف، 321/1، الحدیث: 1006

٦۔ أشعة اللمعات شرح مشکوۃ مترجم، کتاب الصلاۃ، باب تسویة الصف، الفصل

روایات میں تطبیق:

یہاں ایک سوال ذہن میں آسکتا ہے کہ احادیثِ مبارکہ میں کہیں یہ فضیلت بیان کی گئی کہ صفِ اول والوں پر رحمت برستی ہے اور کہیں فرمایا گیا کہ صف کے دائیں طرف والوں پر رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس میں تطبیق کیسے ہوگی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ رحمٰن ورحیم اللہ کی رحمتیں کئی قسم کی ہیں۔ جہاں یہ فرمایا گیا: ''پہلی صف والوں پر اللہ کی رحمت برستی ہے''، وہاں عمومی رحمت مراد ہے اور جہاں یہ بیان کیا: ''صف کے دائیں طرف والوں پر رحمت اُترتی ہے''، وہاں خصوصی رحمت مراد ہے۔

چنانچہ مفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، متوفی ۱۳۹۱ھ لکھتے ہیں: پہلی صف والوں پر عمومی رحمت تھی اور دہنی صف والوں پر خصوصی رحمت ہے، پھر صف اول کے داہنے والوں پر اور زیادہ خاص رحمت ہے لہذا احادیث میں تعارض نہیں رب کی رحمتیں لاکھوں قسم کی ہیں۔ خیال رہے کہ دہنی صف پر رحمت اس وقت آئے گی جب بائیں طرف بھی نمازی برابر ہوں اگر سارے نمازی دہنی طرف ہی کھڑے ہو جائیں بائیں طرف کوئی نہ ہو یا تھوڑے ہوں تو یہ داہنے والے ناراضیِ الٰہی کے مستحق ہوں گے۔ (۷)

فرضیتِ نماز کی صبح آپ صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ، جبریل علیہ السلام کے قریب دائیں طرف کھڑے کیوں نہ ہوئے؟

سوال: فرضیتِ نماز کی صبح جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صف کے دائیں طرف کھڑے کیوں نہ ہوئے حالانکہ جب امام کے پیچھے ایک ہی مقتدی ہو تو حکم یہ ہے کہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہو؟

جواب: فرضیتِ نماز کی صبح جب آپ صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ نے حضرت

۷۔ مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصف، الفصل الثالث، 2/ 179

جبریل امین علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا فرمائی تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے جبریل امین علیہ السلام کے پیچھے دیگر ملائکہ علیہم السلام کو نماز پڑھتے دیکھا اور ان کی صف میں ہی کھڑے ہو گئے، منفرد مقتدی کی طرح امام (حضرت جبریل امین) کے قریب ان کے دائیں طرف کھڑے نہیں ہوئے اور اگر آپ فرشتوں کو ان کے پیچھے نہ دیکھتے تو جبریل کی دائیں سمت میں ہی کھڑے ہوتے۔

چنانچہ عارف باللہ امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ، متوفی ۹۷۳ھ "الکبریت الأحمر" میں لکھتے ہیں: شیخِ شریعت وطریقت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ جبریل امین علیہ السلام کے قریب دائیں طرف کھڑے نہیں ہوئے جس طرح ایک منفرد مقتدی کی شان ہے (کہ اسے امام کے بالکل قریب دائیں جانب کھڑے ہونے کا حکم ہے، صف میں کھڑا نہیں ہو سکتا)؛ کیونکہ فرضیت نماز کی صبح جب آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے جبریل علیہ السلام کے پیچھے نماز ادا فرمائی تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ملائکہ علیہم السلام کو جبریل کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا، پس اسی لئے جبریل کے پیچھے، ان کی صف میں کھڑے ہو گئے، جبریل کے قریب دائیں طرف کھڑے نہیں ہوئے اور اگر آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ فرشتوں کو ان کے پیچھے نہ دیکھتے تو جبریل کی دائیں سمت میں ہی کھڑے ہوتے۔

اور یہ ایسے ہی کہ ایک شخص نے نبی پاک صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے اسے اپنی دائیں طرف صف میں کھڑے ہونے کا حکم دیا، اپنے قریب دائیں طرف کھڑے ہونے کا حکم نہیں دیا (حالانکہ منفرد مقتدی کو امام کے قریب دائیں طرف کھڑے ہونے کا حکم ہے)؛ گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ صف میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے پیچھے ملائکہ نماز پڑھ رہے ہیں؛ پس آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے اس مقتدی کے حکم کی رعایت فرمائی اور جس نے اُمور کا اپنی آنکھ سے مشاہدہ کیا، اس کا حکم اس کے حکم کی طرح نہیں، جس نے ان اُمور کا مشاہدہ نہ کیا

ہو۔ (یعنی صاحبِ بصیرت صاحبِ اَلم نشرح حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کوصف میں فرشتے نظر آتے اس لئے منفرد مقتدی کوصف میں کھڑے ہونے کا حکم دیا اور ہمیں فرشتے نظر نہیں آتے؛ اس لئے ہم منفرد مقتدی کو اپنے قریب دائیں جانب کھڑے ہونے کا حکم دیں گے جیسا کہ منفرد مقتدی کی شان ہے۔)(۸)

(3)...... صفِ اوّل میں بائیں جانب کھڑے ہونے والوں کو دُگنا ثواب:

اب ذرا غور کریں کہ اگر ہر کوئی ہی پہلی صف میں اور دائیں جانب کھڑا ہوتا جائے تو بھلا بائیں طرف صف کا کیا حشر ہوگا؟

اسی بات کو بھانپتے ہوئے پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے صف کی بائیں جانب کھڑے ہونے والے کی دُگنا فضیلت بیان فرمائی۔

چنانچہ جب صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی! مسجد کا بائیں طرف والا حصہ معطل ہوگیا ہے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَمَّرَ مَیْسَرَۃَ الْمَسْجِدِ کُتِبَ لَهٗ کِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ (۹)

یعنی، جو شخص مسجد کے بائیں طرف والے حصّے کو آباد کرے گا، اس کو دُگنا اجر ملے گا۔

اور حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

مَنْ عَمَّرَ جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْأَیسر لِقلّة أهله فله أجران۔(۱۰)

۸۔ الکبریت الأحمر فی بیان علوم الشیخ الأکبر، صفحة:41

۹۔ سُنَنِ ابنِ ماجه، کتاب إقامة الصلاة، والسنة فیها، باب فضلِ میمنة الصّف، 321/1، الحدیث: 1007

۱۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث:2515

یعنی، جو شخص مسجد کی بائیں جانب کو اس لئے کھڑا ہو کہ اس طرف لوگ کم ہیں تو اس کو دُگنا ثواب ملے گا۔

(4)...... پہلے، پہلی صف کو مکمل کرنا، ملائکہ کا طرزِ عمل ہے:

فرشتے اپنے پروردگار کے ہاں صفیں بناتے وقت پہلے، پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں۔

چنانچہ امام احمد، امام مسلم، امام ابوداود، نسائی اور ابنِ ماجہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں:

"أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَلَّ وَعَزَّ، قُلْنَا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟، قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ" (۱۱)

یعنی، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے ہاں صفیں بناتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: فرشتے اپنے پروردگار کے ہاں صفیں کیسے بناتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے فرمایا: وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صفوں کو سیدھا رکھتے ہیں۔

(5)...... پہلی صف کو دیگر صفوں پر فضیلت حاصل ہے:

حَکَم بن عُمَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"لِلصَّفِّ الْأَوَّلِ فَضْلٌ عَلَى الصُّفُوفِ" (۱۲)

یعنی، پہلی صف کو دوسری صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔

۱۱۔ مسلم، کتاب الصّلاۃ، باب الأمر بالسّکون فی الصّلاۃ، 1/ 208، الحدیث: 436

۱۲۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، 92/2، الحدیث: 2515

البتہ نمازِ جنازہ میں صفِ اوّل کے بجائے صفِ آخر کو فضیلت حاصل ہے۔

نمازِ جنازہ میں آخری صف کو دیگر صفوں پر فضیلت حاصل ہے:

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرّضوان اپنی مایہ ناز تصنیف ''فتاویٰ رضویہ'' میں لکھتے ہیں:

صلاۃ مطلقہ میں سب سے افضل صفِ اول ہے اور نماز جنازہ میں سب سے افضل صف اخیر۔(۱۳)

(6)......پہلی صف کا ثواب پانے کے لیے قرعہ اندازی:

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کتنا ثواب ملتا ہے تو اسے حاصل کرنے کے لیے قرعہ اندازی کریں۔

چنانچہ امام مسلم اور ابنِ ماجہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں:

لَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَکَانَتْ قُرْعَةٌ (۱۴)

یعنی، اگر لوگ جان لیں، جو (ثواب) پہلی صف میں ہے تو اس کے لیے قرعہ اندازی کریں۔

(7)......صفِ اوّل میں بیٹھنے کا اجر برابر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّم نے ارشاد فرمایا:

لَوْیَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا إِلَّاأَنْ

۱۳۔ فتاوی رضویہ ، کتاب الجنائز، 204/9

۱۴۔ صحیح مسلم، باب فضل النداء والصف الأول، 1 / 326، الحدیث:439

یَسْتَھِمُوا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوا۔ (۱۵)

یعنی، اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں بیٹھنے کا کتنا اجر ہے اور پھر ان دونوں سعادتوں کو پانے کے لئے اُنہیں قرعہ اندازی ہی کرنا پڑے تو ضرور کر گزریں۔

چنانچہ امام المحدّثین، حافظ المشرق والمغرب شرف الدین دمیاطی علیہ الرحمۃ، متوفی ۷۰۵ھ اپنی مایہ ناز تصنیف "اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ" میں اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: لوگ جب اذان اور صف اول کے ثواب کو جان لیں گے تو ہر ایک یہی چاہے گا کہ اسے اذان اور صفِ اوّل کا موقع دیا جائے تو ایسی صورت میں نزاع ختم کرنے کے لئے قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا، مگر افسوس! کہ لوگ ان دونوں اعمال کے ثواب اور ان کی فضیلت سے لاعلم ہیں۔(۱۶)

(8)......پہلی صف زیادہ ثواب کی حامل ہے:

مردوں کو صفِّ اوّل میں زیاہ ثواب ملتا ہے جبکہ آخری صف میں کم اور عورتوں کو آخری صف میں زیادہ اور پہلی صف میں کم ثواب ملتا ہے۔

چنانچہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں:

"خَیْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُھَا، وَشَرُّھَا آخِرُھَا، وَخَیْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُھَا، وَشَرُّھَا أَوَّلُھَا" (۱۷)

یعنی، مردوں کی صفوں میں زیادہ ثواب کی حامل پہلی صف ہے اور کم ثواب کی

۱۵۔ صحیح البخاری، کتاب الشھادات، باب القرعة فی المشکلات، 208/2، الحدیث: 2689

۱۶۔ المَتجَر الرّابح فی ثواب العمل الصّالح، تحت الحدیث:أبواب الصلاة، صفحة: 39، الحدیث: 93

۱۷۔ صحیح مسلم، باب خیر الصفوف، 1/ 325، الحدیث: 440

حامل آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں زیادہ ثواب والی آخری صف ہے اور کم ثواب والی پہلی صف ہے۔

مسئلہ: حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے عہدِ مبارک میں عورتوں کو حاضریٔ جماعت کی اجازت تھی لیکن فی زمانہ ان کو جماعت میں حاضر ہونا ممنوع ہے۔

عہدِ رسالت میں عورتوں کو حاضریِ جماعت کی اجازت تھی اور فی زمانہ کیوں نہیں؟

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے عہدِ مبارک میں عورتوں کو حاضریٔ جماعت کی اجازت تھی لیکن فی زمانہ ان کو جماعت میں حاضر ہونا ممنوع ہے۔

تفصیلی جواب:

زمانۂ رسالت میں خواتین کو جمعہ و جماعت میں شرکت کی اجازت تھی۔

چنانچہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے فرمایا:

إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔(۱۸)

یعنی، جب کسی کی عورت اس سے مسجد جانے کی اجازت لے تو وہ ہرگز اسے نہ روکے۔

اور فرمایا:

لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ۔ (۱۹)

یعنی، اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکو۔

اور بخاری و مسلم میں حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

۱۸۔ صحیح البخاری، کتاب الاذان باب استیذان المرأة لزوجها ألخ، 873، صفحة:141

۱۹۔ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب هل من لم يشهد الجمعة غسل ألخ، صفحة:144، الحديث: 899

أمرنا نبيّنا ﷺ أن نخرج الحيض يوم العيدين وذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم وتعتزل الحيض عن مصلاهن قالت إمرأة يارسول الله إحدانا ليس لها جلباب قال: لتلبسها صاحبتها من جلبابها۔ (۲۰)

یعنی، نبی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ہم کو حکم دیا کہ عیدین کے روز حائضہ عورتیں اور پردہ نشین دوشیزائیں بھی نکلیں۔ مسلمانوں کی جماعت اور ان کی دعا میں حاضر ہوں۔ البتہ حائضہ عورتیں مصلے (نماز پڑھنے کی جگہ) سے الگ رہیں۔ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ والی اسے بھی اپنی چادر اڑھادے۔

مذکورہ تینوں روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں جمعہ، جماعتِ پنج گانہ اور عیدین میں حاضر ہوں البتہ حیض والی عورتیں عیدگاہوں سے دُور رہیں۔

زمانۂ رسالت میں بھی عورتوں کے لئے گھر میں نماز پڑھنا افضل تھا:

البتہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ زمانۂ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ میں بھی عورتوں کو نمازِ پنج گانہ میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت تھی لیکن عورتوں کے لئے اس مقدس زمانے میں بھی گھر میں نماز پڑھنا بہتر اور افضل تھا اور اس حوالے سے درجنوں روایات کُتُب حدیث میں مذکور ہیں۔

چنانچہ حضرتِ سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي

۲۰۔ صحیح البخاری، کتاب صلاۃ العیدن، باب اعتزال الحیّض المصلّی، صفحۃ: 158، الحدیث: 974-981

أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ، قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّينَ الصَّلَاةَ مَعِي، وَصَلَاتُكِ فِي بَيْتِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِكِ فِي دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي دَارِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِي مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِي مَسْجِدِي "، قَالَ :فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِي أَقْصَى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ، فَكَانَتْ تُصَلِّي فِيهِ حَتَّى لَقِيَتِاللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ۔ (۲۱)

یعنی، میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا! یارسول اللہ! میں آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہولیکن تمہارا گھر کے اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہےاور بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہےاور صحن میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہےاور تمہارا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔راوی کہتے ہیں کہ (یہ سننے کے بعد) اُم حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے گھر کے ایک کونے میں مسجد بنانے کا حکم دیا اور جب تک زندہ رہیں اسی کونے میں نماز پڑھتی رہیں۔

ذرا غور کیجئے! کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کی حیاتِ ظاہری میں جب عورتیں نماز کے لئے اپنے گھروں سے نکلتی تھیں تو اچھی طرح باپردہ ہوکر زینت کئے بغیر نکلتی تھیں۔جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نماز کا سلام پھیرتے تو مردوں سے فرماتے: جب تک عورتیں چلی نہ جائیں اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو۔اس احتیاط کے باوجود نبی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کا اپنے گھروں

۲۱۔ مسندالامام أحمد، حدیث أم حمید وأم حکیم وإمراۃ، الحدیث:27090، 310/1

میں نماز پڑھنا ان کے حق میں بہتر ہے تو آپ کا ان عورتوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنے گھروں سے بہترین کپڑے پہن کر زینت کیے ہوئے خوشبو لگا کر نکلتی ہیں؟

تو ثابت ہوا کہ زمانۂ رسالت صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ میں عورتوں کے لئے حاضریٔ جماعت جائز تو تھی مگر گھروں میں نماز پڑھنا ان کے حق میں بہتر تھا۔

لیکن خلیفۂ برحق سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کی حاضریٔ جماعت پر ممانعت فرمادی اور زوجۂ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فتویٰ بھی یہی تھا۔

چنانچہ امام اکمل الدین بابرتی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

لقد نهى عمر رضى الله تعالى عليه النساء عن الخروج إلى المساجد فشكونإلى عائشة رضى الله تعالى عنها فقالت لو علم البنى صلى الله تعالى عليه وسلم ماعلم عمرماأذن لكن فى الخروج۔ (۲۲)

یعنی، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد جانے سے روک دیا تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت کی۔آپ نے فرمایا: اگر نبی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ وہ حالات مشاہدہ فرماتے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشاہدہ کررہے ہیں تو وہ تم کو مسجد جانے کی اجازت نہ عطا فرماتے۔

اور اُمّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

لو أدرك رسول الله صلى الله تعالى عله وسلم ما أحدث النساء لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنى إسرائيل۔ (۲۳)

۲۲۔ العناية، كتاب الصلاة باب الامامة، 317/1

۲۳۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المسجد، الحديث: 445، صفحة: 234

یعنی، اگر نبی صَلَّی اللّٰہ علیه و اٰلِه و سَلَّم اس کو ملاحظہ فرما لیتے، جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور انھیں مسجد سے منع فرما دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔

غور فرمائیے! امّ المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ قول پہلی صدی کی ان عورتوں کے بارے میں ہے، جو صحابیات تھیں۔ اگر وہ آج کی عورتوں کو دیکھ لیتیں تو نہ جانے کیا ارشاد فرماتیں؟

قارئینِ کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہ علیه و اٰلِه و سَلَّم عورتوں کی حاضریِ جماعت کو کتنا پسند فرما رہے ہیں کہ مردوں کو منع فرما رہے ہیں کہ عورتوں کو جماعتِ مسجد کی حاضری سے نہ روکیں اور عورتوں کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ جماعتِ عیدین میں بہر حال حاضر ہوں مگر حالات میں تھوڑا سا فرق آتے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں روک دیا۔

پھر عہدِ تابعین میں فقہائے حنفیہ رحمتہ اللہ علیہم بالخصوص سراج الامہ، کاشف الغُمَّہ، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے بوڑھی عورتوں کو عشاو فجر میں مسجد میں حاضری کی اجازت دے دی کہ اس وقت فُسّاق وفُجّار کھانے اور سونے میں مشغول رہتے تھے تو فساد کا امکان وہ بھی بوڑھیوں کے لیے کم تھا۔

چنانچہ شیخ الاسلام، برہان الدین مرغینانی رحمتہ اللہ تعالی علیہ، متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں:

ویکرہ لھن حضور الجماعات ولا باس للعجوز أن یخرج فی الفجر والعشاء۔ (۲۴)

یعنی، عورتوں کے لیے جماعت کی حاضری منع ہے اور بوڑھی عورتوں کو عشاو فجر میں نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔

اور بعد میں لوگوں کے حالات جب آپ کے عہد سے زیادہ برے ہوگئے کہ ان کے فسق و فجور سے کوئی بھی وقت محفوظ نہ رہا، تو متاخرین فقہاء نے مطلقاً ہر نماز کی حاضری کو منع

۲۴۔ الهدایة، کتاب الصلاة، باب الامامة، 1/ 211

فرمادیا۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب:

یہاں کوئی یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ متأخرین فقہاءِ کرام کا یہ فتوی، آئمہ ثلاثہ (امامِ اعظم ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالی) کے خلاف ہے کہ صاحبین (ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالی) نے بوڑھی عورتوں کے لیے مسجد کی حاضری کو مطلقاً مباح قرار دیا ہے اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے ظہر، عصر اور جمعہ کے علاوہ میں اجازت دی ہے؟

چنانچہ امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان علیہ الرّحمہ والرّضوان، متوفی ۱۳۴۰ھ، مذکورہ اعتراض اور اس کا جواب ''شامی'' کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

ولـمّا ردّ علیـه "البحر" بأن هذه الفتوی مخالفة لمذهب الإمام وصاحبیه جمیعاً فانّهما إباحاً للعجائز الحضور مطلقاً والإمام فی غیر الظهر والعصر والجمعة فالإفتاء بمنع العاجز فی الکلّ مخالف للکلّ فالمعتمد مذهب الإمام بمعناه۔

أجاب عنه فی "النّهر" قائلًا فیه نظر بل هو ماخوذ من قول الإمام وذلك أنه إنما منعها لقیام الحامل وهو فرط الشهوة بناءً علی أن الفَسَقة لا ینتشرون فی المغرب لأنهم بالطعام مشغولون وفی الفجر والعشاء نائمون فاذا فرض إنتشارهم فی هذه الأوقات لغلبة فسقهم کما فی زماننا بل تحرّیهم إیّاها کان المنع فیها أظهر من الظهر۔ (۲۵)

یعنی، صاحب بحرالرائق نے جب متأخرین پر یہ اعتراض کیا کہ ان کا یہ فتوی امام اعظم اور صاحبین سب کے مذہب کے خلاف ہے کیوں کہ صاحبین نے بوڑھی عورتوں کے لیے مسجد کی حاضری کو مطلقاً مباح قرار دیا ہے اور امام

۲۵۔ العطایة النبویّة فی الفتاوی الرّضویة، کتاب الطهارة، 131/1

اعظم نے ظہر، عصر اور جمعہ کے علاوہ میں اجازت دی ہے تو تمام عورتوں کو سارے اوقات میں حاضری سے روکنا سب کے خلاف ہوا، لہذا الائق اعتماد امام کا مذہب ہے۔

تو ''نہر الفائق'' میں علامہ بحر کے اس تبصرے کو قابلِ غور قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ متاخرین کا یہ مسلک، امام ہی کے قول سے ماخوذ ہے کیوں کہ امام نے عورتوں کو ایک علت یعنی فُساق میں شہوت پرستی کی حد سے زیادتی کی وجہ سے اس بنا پر منع فرمایا تھا کہ یہ ناخداترس مغرب کے وقت میں باہر نہیں رہتے کیوں کہ کھانے میں مشغول ہوتے ہیں اور فجر وعشا کے اوقات میں سوئے ہوتے ہیں مگر اب غلبۂ فسق کے باعث ان اوقات میں بھی پھیلے رہتے ہیں بلکہ ایسے ہی اوقات کی جستجو میں لگے رہتے ہیں جیسا کہ ہمارے زمانے کا یہی حال ہے تو ان اوقات میں ممانعت کا حکم بدرجۂ اولی ہونا چاہیے۔

اور ایک اور مقام پر امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان حنفی، متوفی ۱۳۴۰ھ فرماتے ہیں: تابعین ہی کے زمانے سے آئمہ نے (عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی) ممانعت شروع فرمادی۔ پہلے جوان عورتوں کو پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی، یہاں تک کہ حکمِ ممانعت عام ہوگیا۔ کیا اس زمانے کی عورتیں گربے والیوں کی طرح گانے ناچنے والیاں یا فاحشہ دلالہ تھیں؟ اب صالحات ہیں یا جب فاحشات زائد تھیں؟ اب صالحات زیادہ ہیں یا جب فیوض وبرکات نہ تھے؟ اب ہیں یا جب کم تھے؟ اب زائد ہیں بلکہ قطعاً یقیناً اب معاملہ بالعکس ہے۔ اب اگر ایک صالحہ ہے تو جب ہزار تھیں۔ جب اگر ایک فاسقہ تھی اب ہزار ہیں۔ اب اگر ایک حصہ فیض ہے جب ہزار حصے تھے۔...... پھر بحوالہ ''عنایہ'' لکھا: اور آج فتوٰی اس پر ہے کہ تمام نمازوں میں ان کی (جماعت کے لئے عورتوں کی) حاضری منع ہے؛ اس لیے کہ خرابیاں پیدا ہوچکی ہیں۔ (۲۶)

۲۶۔ فتاوی رضویہ، کتاب الجنائز، 54/9

قارئین کرام، غور فرمایئے! ایک ہی مسئلے میں تین بار احکام کی تبدیلی آپ نے دیکھی، ایک بار تو یہ تبدیلی خود خلیفۂ رسول اللہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے حکم سے ہوئی، دوسری تبدیلی عہد تابعین میں سراج الامۃ سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے فتوے سے ہوئی اور تیسری بار متاخرین فقہائے حنفیہ کے حکم سے ہوئی۔ مگر مقاصدِ شریعت پر خوب نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ حضور اقدس صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کی منشا کے مطابق ہے۔

لہذا مذکورہ بحث سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ زمانۂ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ میں عورتوں کو حاضریٔ جماعت کی اجازت تھی لیکن فی زمانہ تبدیلیٔ حالات کے پیشِ نظر ان کو جماعت کی حاضری ممنوع و ناجائز ہے۔

(9)......صفِ اوّل کے لیے تین مرتبہ دعا:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِي مَرَّةً (٢٧)

یعنی، نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ پہلی صف کے لیے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لیے ایک مرتبہ دعا فرماتے تھے۔

(10)......پہلی صف فرشتوں کی صف کی مثل ہے:

پہلی صف فرشتوں کی صف کی مثل ہے۔ اگر لوگ اس کی فضیلت جان لیں تو اس کی طرف سبقت کریں، اس بارے میں حضرتِ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا:

أَشَاهِدٌ فُلَانٌ، قَالُوا :لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ، قَالُوا :لَا، قَالَ :إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا، وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ

٢٧۔ سُنَن ابن ماجه، کتاب الصلاة، باب فضل الصّف المقدّم، 318/1، حدیث: 996

صَفِّ الْمَلَائِکَةِ وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِیلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ، وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْکَی مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَیْنِ أَزْکَی مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا کَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَی اللّٰهِ تَعَالَی۔ (۲۸)

یعنی، کیا فلاں شخص حاضر ہے؟ عرض کیا گیا! نہیں۔ پھر پوچھا، کیا فلاں حاضر ہے؟ عرض کیا گیا! نہیں۔ پھر فرمایا: بیشک فجر اور عشاء کی نمازیں منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہیں۔ اگر جانتے کہ ان نمازوں میں کیا ہے؟ تو ان نمازوں میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھسٹتے ہوئے آتے اور بیشک پہلی صف ملائکہ کی صف کی مثل ہے اور اگر تم پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اسے حاصل کرنے کیلئے جلد بازی سے کام لیتے اور بے شک ایک مسلمان کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے اور دو مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنا، ایک مسلمان کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے اور جماعت جتنی بڑی ہو اللہ عزوجل کو اتنی ہی زیادہ پسند ہے۔

(11)......اجرِ صفِ اوّل کے حصول کے لیے سواریوں کی دوڑ:

اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ پہلی صف میں کتنا ثواب ملتا ہے تو اسے حاصل کرنے کے لیے اپنی سواریوں کو دوڑائیں۔

چنانچہ حدیث شریف ہے:

قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لو یعلم النَّاسُ ما فیهنّ لرکضوا رکض الإبل فی طَلَبِهن الأذانُ والصَّفّ الأوّلُ والغدو إلی الجُمُعَةِ (۲۹)

یعنی، حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ و الہٖ و سَلَّمَ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ان کا ثواب کیا ہے تو اپنی سواریوں کو ان کی

۲۸۔ سُنَن أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی فضل صلاة الجماعة، 230/1، الحدیث:554

۲۹۔ إحیاء علوم الدین، بیان آداب الجمعة علی ترتیب العادة وهی عشر جمل، 1/ 131

طلب میں دوڑائیں، (۱)......اذان، (۲)......صفِ اوّل (۳)......جمعۃ المبارک کو سویرے جانا۔

(12)......کیا تم نے اگلی صف کے وہ فضائل نہیں سنے، جو اللہ عزّ وجلّ نے مجھے بیان فرمائے ہیں؟

رئیس المفسّرین حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''ایک دن حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ہمیں نمازِ عصر پڑھائی تو پہلا رکوع اتنا طویل فرمایا کہ ہمیں گمان ہوا کہ شاید رکوع سے سر نہ اٹھائیں گے پھر جب آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ وسَلَّم نے رکوع سے سر اٹھایا تب ہم نے بھی رکوع سے سر اٹھالیا۔ نماز ادا فرمالینے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلِہ وسَلَّم نے اپنا رُخِ اَنور محراب سے ایک جانب پھیر کر فرمایا کہ ''میرا بھائی اور چچازاد علی بن ابو طالب کہاں ہے؟'' حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخری صفوں سے عرض کیا! لبیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسن! میرے قریب آجاؤ۔ چنانچہ سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کے قریب آکر بیٹھ گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلِہ وسَلَّم نے فرمایا: ((یا أبا الحسن: أما سمعتَ ما أنزلَ اللہ عَلَیَّ فی فَضل الصَّفِّ الأوّلِ))

اے ابوالحسن! کیا تم نے اگلی صف کے وہ فضائل نہیں سنے، جو اللہ عزّ وجلّ نے مجھے بیان فرمائے ہیں؟ عرض کیا! کیوں نہیں، یارسول اللہ عزّ وجلّ وصَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ! تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: پھر کس چیز نے تمہیں پہلی صف اور تکبیر اُولیٰ سے دُور کردیا۔ کیا حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی محبت نے تمہیں مشغول کردیا تھا؟'' عرض کی! ان کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت میں کیسے رکاوٹ ڈال سکتی ہے۔'' تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: پھر کس چیز نے تمہیں روکے رکھا؟ عرض کیا کہ ''جب حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی تھی، میں اس وقت مسجد ہی میں تھا اور دو رکعتیں ادا کی تھیں پھر جب حضرتِ سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی تو میں آپ

صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ کے ساتھ تکبیرِ اُولیٰ میں شامل ہوا پھر مجھے وضو میں شبہ ہوا تو میں مسجد سے نکل کر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر چلا گیا اور جا کر حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پکارا مگر کسی نے میری پکار کا جواب نہ دیا تو میری حالت اس عورت کی طرح ہوگئی جس کا بچہ گم ہو جاتا ہے یا ہانڈی میں ابلنے والے دانے جیسی ہوگئی۔ میں پانی تلاش کر رہا تھا کہ مجھے اپنے دائیں جانب ایک آواز سنائی دی اور سبز رومال سے ڈھکا ہوا سونے کا پیالہ میرے سامنے آ گیا۔ میں نے رومال ہٹایا تو اس میں دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ نرم پانی موجود تھا۔ میں نے نماز کے لئے وضو کیا پھر رومال سے تری صاف کی اور پیالے کو ڈھانپ دیا۔ پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا نہ ہی مجھے یہ معلوم ہو سکا کہ پیالہ کس نے رکھا اور کس نے اٹھایا؟ اللہ کے محبوب عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا: مرحبا! مرحبا! اے ابا الحسن! کیا تم جانتے ہو: تمہیں پانی کا پیالہ اور رومال کس نے دیا تھا؟ عرض کی! اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: پیالہ تمہارے پاس جبرئیلِ امین علیہ السلام لے کر آئے اور اس میں حظیرۃ القدس کا پانی تھا اور رومال تمہیں حضرت سیِّدُنا میکائیل علیہ السلام نے دیا تھا، حضرت سیِّدُنا اسرافیل علیہ السلام نے مجھے رکوع سے سر اٹھانے سے روکے رکھا یہاں تک کہ تم اس رکعت میں آ کر مل گئے، اے ابوالحسن! جو تم سے محبت کریگا اللہ عزّ وجلّ اس سے محبت کریگا اور جو تم سے بغض رکھے گا اللہ عزّ وجلّ اسے ہلاک کر دے گا۔ (۳۰)

(13)......کیا صفِ اوّل میں نماز ادا کرنا مُصطفٰی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہٖ و سَلَّمَ کی سنّتِ مبارکہ ہے؟

صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں:

۳۰۔ بحر الدموع لأبی الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی (ت: 597ھ)، الفصل السادس و العشرون، صفات التائبین، صفحہ: 161

أَنَّ أُنَاسًا مِن بَنِی عَمْرِو بنِ عَوفٍ كَانَ بَيْنَهُم شَىْءٌ ، فَخَرَجَ إِلَيهِمُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِی أُنَاسٍ مِنْ أَصحَابِهِ يُصلِحُ بَيْنَهُم ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم -، فَجَاءَ بِلَالٌ ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ ، وَلَم يَأْتِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَجَاءَ إِلَى أَبِی بَكرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِیَّ -صلى الله عليه وسلم - حُبِسَ ، وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاس فَقَالَ نَعَم إِنْ شِئتَ .فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكرٍ ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم يَمْشِی فِی الصُّفُوفِ ، حَتَّى قَامَ فِی الصَّفِّ الأَوَّلِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصفِيحِ حَتَّى أَكْثَرُوا ، وَكَانَ أَبُو بَكرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِی الصَّلَاةِ ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيهِ بِيَدِهِ ، فَأَمَرَهُ يُصَلِّی كَمَا هُوَ ، فَرَفَعَ أَبُو بَكرٍ يَدَهُ ، فَحَمِدَ اللَّهَ ، ثُمَّ رَجَعَ القَهقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ فِی الصَّفِّ ، وَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ صلى الله عليه وسلم فَصَلَّى بِالنَّاسِ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُم إِذَا نَابَكُم شَیْءٌ فِی صَلَاتِكُم أَخَذْتُم بِالتَّصفِيحِ ، إِنَّمَا التَّصفِيحُ لِلنِّسَاءِ ، مَنْ نَابَهُ شَیْءٌ فِی صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبحَانَ اللَّهِ ، فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ ، يَا أَبَا بَكرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَم تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِی لِابْنِ أَبِی قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّیَ بَيْنَ يَدَیِ النَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم۔ (۳۱)

یعنی، بنی عمرو بن عوف کے مابین کچھ مناقشہ تھا نبی کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہ و سَلَّمَ چند اصحاب کے ساتھ اُن میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے نماز کا وقت آ گیا اور حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہ و سَلَّم تشریف نہیں لائے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی اور اب بھی تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آ کر یہ کہا حضور صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہ و سَلَّم ہاں رُک گئے اور نماز تیار ہے کیا آپ امامت کریں گے فرمایا اگر تم کہو تو پڑھا دوں گا حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اقامت کہی

۳۱۔ صحیح البخاری، کتاب الصلح، باب ماجاء فی الاصلاح بین الناس، 209/2، الحدیث:269

اور حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آگے آگئے کچھ دیر بعد حضور (صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّم) تشریف لائے اور صفوں سے گزر کر صف اول میں تشریف لے جا کر قیام فرمایا لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تا کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ادھر متوجہ ہوں مگر وہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کسی طرف متوجہ نہ ہوتے مگر جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ادہر توجہ کی دیکھا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّم) ان کے پیچھے تشریف فرماہیں حضور (صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّم) کے لیے آگے تشریف لے جانے کا اشارہ کیا حضور (صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّم) نے فرمایا کہ تم نماز جیسے پڑھا رہے ہو پڑھاؤ حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ہاتھ اٹھا کر اللہ (عزّ وجلّ) کی حمد کی اور اُلٹے پاؤں چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ حضور (صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّم) آگے بڑھے اور نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا": اے لوگو! نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تم نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا یہ کام عورتوں کے لیے ہے اگر کوئی چیز نماز میں کسی کو پیش آجائے تو سُبحٰنَ اللہ سُبحٰنَ اللہ کہے امام جب اس کو سنے گا متوجہ ہو جائے گا۔ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اے ابوبکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا پھر تمہیں نماز پڑھانے سے کون سا امر مانع آیا عرض کی ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکر) کو یہ سزاوار نہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلِہ وسَلَّم کے آگے نماز پڑھے (امام بنے)۔

سبُحٰنَ اللہ! صفِ اوّل میں نماز پڑھنے کے کس قدر زیادہ فضائل احادیثِ نبویہ علیہ التحیہ والسلام میں وارد ہوئے ہیں لیکن افسوس کہ آج ہماری اکثریت ان فضائلِ مبارکہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ان کو پانے کی کوشش نہیں کرتی۔

اے کاش! ہماری یہ عادت بن جائے کہ پانچوں نمازیں بلکہ جمعۃ المبارک بھی مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔ اگر یہ عادت بن گئی تو اِنْ شَآءَ اللہ عزَّ وجَلَّ اس کی برکت سے سب بگڑے کام سنور جائیں گے۔

ہوں نمازیں ادا ، پہلی صف میں سدا
ہو خشوع بھی عطا میرے مولا سدا

اللہ کریم ہم سب کو نمازِ پنج گانہ میں صفِ اول اختیار کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔
آمین! وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ، عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔



احادیثِ مبارکہ میں دوسری صف میں نماز پڑھنے کے فضائل

جب آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے جماعت کی صفِ اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابہ کرام صفِ اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور صفِ اول میں ان کا اژدہام ہونے لگا، جن حضرات کے مکان مسجد نبوی سے دُور تھے، وہ اپنے مکان بیچ کر مسجد پاک کے قریب مکان خریدنے پر تیار ہوگئے تاکہ صفِ اول میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں۔

اب ذرا غور کریں! اگر ہر کوئی پہلی صف میں کھڑا ہوتا جاتا تو بھلا پچھلی صفوں کا کیا حال ہوتا؟ اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام اپنے حکم کی تعمیل کرنے والے صحابہ کے مزاج مبارک سے خوب واقف تھے؛ اسی لیے دل وقلب ونگاہ کے مرشدِ اوّلین آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے دوسری صف کے فضائل بیان فرمائے، ان میں سے چند احادیثِ مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

(1)......دوسری صف میں نماز ادا کرنے والا دُگنا ثواب کا مستحق:

صفِ ثانی والوں پر رحمٰن ورحیم اللہ جلّ جلالہُ کی بے شمار رحمتیں برستی ہیں۔ دوسروں کو اذیت سے بچا کر صفِ ثانی اختیار کرنے والا دُگنا ثواب کا حقدار ہے۔

چنانچہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے فرمایا:

مَنْ تركَ الصفَّ الأولَ مخافَةَ أنْ يُؤذِيَ أحداً أضعَفَ اللّٰهُ لهُ أجرَ الصفِّ الأولِ۔ (۱)

۱۔ المعجم الأوسط، الحديث: 537

یعنی، جو شخص پہلی صف کو چھوڑ کر دوسری صف میں اس لئے کھڑا ہوا کہ اس کے مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے تو پیارا اللہ کریم اس کو پہلی صف والوں سے دگنا ثواب دے گا۔

(2)......دوسری صف والوں پر بھی رحمت برستی ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ .قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ. قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى الثَّانِي؟ قَالَ:وَعَلَى الثَّانِي- (۲)

یعنی، اللہ عزّ وجلّ اور اس کے فرشتے صفِ اول پر درود بھیجتے ہیں۔لوگوں نے عرض کی !اور دوسری صف پر؟ ارشاد فرمایا:''اللہ عزّ وجلّ اور اس کے فرشتے صفِ اول پر درود بھیجتے ہیں۔لوگوں نے عرض کی :اور دوسری پر ؟،ارشاد فرمایا:''اور دوسری پر (بھی)۔

روایات میں تطبیق:

یہاں ایک سوال ذہن میں آ سکتا ہے کہ ماقبل صفِ اول کی فضیلت میں بھی یہ مروی ہے کہ اللہ کریم پہلی صف پر رحمت اور درود بھیجتا ہے اور صفِ ثانی کی فضیلت میں بھی یہی مروی ہے بلکہ درج بالا حدیث میں بھی ایسا ہی ہے۔اس میں تطبیق کیسے ہوگی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کریم کی رحمتیں بے شمار ہیں۔رحمتیں صفِ اول پر بھی برستی

۲۔ مسند الامام أحمد، مسند الأنصار، حديث أبى أمامه الباهلى رضى الله تعالى عنه ......الخ، 8 / 295 ، الحديث: 22626

ہیں اور صفِ ثانی پر بھی؛ لیکن فرق یہ ہے کہ جہاں یہ فرمایا جارہا ہے: ''پہلی صف پر اللہ کریم کی رحمت نازل ہوتی ہے''، اس سے مراد ہے: ''پہلی صف پر اللہ کریم کی زیادہ رحمتیں برستی ہیں'' اور جہاں یہ فرمایا جارہا ہے: ''دوسری صف پر بھی اللہ کریم کی رحمت نازل ہوتی ہے''، اس سے مراد ہے: ''دوسری صف پر اللہ کریم کی کم رحمتیں برستی ہیں۔

چنانچہ حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، مُتوفی ۱۳۹۱ھ اس حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں: پہلی صف پر ربّ تعالی کی رحمتیں زیادہ ہیں اور بقیہ صفوں پر کم۔ صوفیانہ طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی رحمتیں حضور صَلَّى الله عليه و اٰلِه و سَلَّمَ کی جنبشِ لب سے وابستہ ہیں؛ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نُزولِ رحمت کی خبر دی تھی۔ جب تک پہلی صف کا ذکر فرمایا تو وہی رحمت الٰہی کی مستحق تھی اور جب دوسری کا نام بھی لے دیا تو اس نام لینے کی برکت سے وہ بھی رحمت کی مستحق ہوگئی۔(۳)

اور شیخِ مُحقّق شیخ عبدالحق مُحدِّث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ ''أشعة اللمعات'' میں اس حدیثِ پاک کی شرح میں لکھتے ہیں: ہوسکتا ہے کہ آنحضرت صَلَّى الله عليه و اٰلِه و سَلَّمَ کے التماس کرنے سے اب پہلی اور دوسری صف پر مشترکہ درود بھیجنے کی وحی آگئی ہو اور آپ (صَلَّى الله عليه و اٰلِه و سَلَّمَ) کے اس انداز سے یہ ظاہر ہوگیا کہ دوسری پر بہت فضیلت حاصل ہے اور دوسری صف کا درجہ پہلی صف سے کم ہے۔(٤)

(4)......دوسری صفوں میں نماز پڑھنا، چند صحابۂ کرام کا شیوہ مبارک:

اگر پہلی صف میں جگہ نہ ملے تو پچھلی صف پر حضرت سیدنا بشر بن حرث رضی اللہ تعالی عنہ کا شیوہ مبارک سمجھ کر بیٹھنا چاہئے، جو آخری صفوں میں بیٹھا کرتے تھے حالانکہ وہ صبح ہی آجاتے تھے۔

۳۔ مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصف، الفصل الثالث، 2/ 180

٤۔ أشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ مترجم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصف، الفصل الثالث، 2/406

چنانچہ ابوطالب حارثی مکّی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، متوفی 336ھ لکھتے ہیں:

وقيل لبشر بن الحرث: نراك تبكر يوم الجمعة وتصلى فی أواخر الصفوف فقال: يا هذا إنما نريد قرب القلوب لا قرب الأجساد۔(٥)

یعنی، حضرت بشر بن حرث رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا جاتا کہ حضور آپ جمعہ کے روز مسجد میں صبح ہی آجاتے ہیں لیکن آخری صفوں میں نماز ادا کرتے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی اس کی وجہ یوں ارشاد فرماتے تھے کہ ''دلوں کا قرب مقصود ہے بدنوں کا پاس ہونا مراد نہیں''۔

اسی طرح حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی پچھلی صفوں میں نماز پڑھنے کی فضیلت میں حدیث مروی ہے۔

چنانچہ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

صليت إلى جنبه فجعل يتأخّر فی الصفوف حتى كنا فی آخر صف فلما صلّينا قلت له أليس يقال خيراً الصفوف أوّلها قال: نعم إلا أن هذه أمة مرحومة منظور إليها من بين الأمم وإن اللّٰه عزّ وجلّ إذا نظر إلى عبد منهم فی الصلاة غفر لمن وراء ه من الناس فإنما تأخرت رجاء أن تغفر لی بواحد منهم ينظر اللّٰه إليه۔ (٦)

یعنی، ایک دن حضرت سیّدنا ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ میرے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب اور لوگ آئے تو وہ صف میں پیچھے ہوتے رہے یہاں تک کہ ہم آخری صف میں ہوگئے۔ جب ہم نے نماز پڑھ لی تو میں نے ان

٥۔ قوت القلوب فی معاملة المحبوب، الفصل الحادی والعشرون، كتاب الجمعة، وذكر هيئاتها وآدابها ...... الخ، 1/ 125

٦۔ قوت القلوب فی معاملة المحبوب، الفصل الحادی والعشرون، كتاب الجمعة، وذكر هيئاتها وآدابها ...... الخ، 1/ 125

سے عرض کی ! ''کیا یہ روایت نہیں ہے کہ سب سے بہترین صف پہلی ہے؟'' تو حضرت عامر نے فرمایا:''ہاں! مگر یہ امت تمام امتوں میں مرحوم ومنظور ہے اور جب اللہ کریم اپنے کسی بندے کونماز میں دیکھتا ہے تو آخری صف تک کے لوگوں کو بخش دیتا ہے تو میں اس امید پر پیچھے آیا کہ اللہ کریم مجھے ان لوگوں میں سے ''ایک'' سمجھ کر میری طرف نظرِ کرم فرماتے ہوئے مجھے بخش دے۔

اسی لئے حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی ،متوفی ۵۰۵ھ فرماتے ہیں: جوشخص اس نیت سے پیچھے ہٹے کہ دوسرے شخص کو اپنے اوپر ترجیح دے اور خوش خلقی ظاہر کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔(۷)

اللہ تبارک وتعالی سے دعا ہے کہ ہماری نیتوں میں حسن پیدا فرمائے۔آمین!

وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰه، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْب.



۷۔ إحياء علوم الدين ، بيان آداب الجمعة على ترتيب العادة وهی عشر جمل، 125/1

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول و فعل میں صفِ اوّل کی اہمیت و فضیلت

مزاجِ شریعت سے واقف صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو سب جانتے ہیں کہ کس طرح آپ علیہ الصلاۃ والسلام کے حکم کی تعمیل کرتے تھے بلکہ ان نفوسِ قدسیہ کی شان تو یہ تھی کہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جان جیسی متاعِ عزیز وار دیتے تھے۔ پیارے صحابۂ کرام نے تعمیلِ حکمِ مصطفیٰ کر کے ایسی ایسی مثالیں رقم کی ہیں کہ رہتی دنیا تک ان کا ثانی نہ مل سکے گا۔

(1)...... صحابۂ کرام کا صفِ اوّل کو اختیار کرنا، اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ آیتِ کریمہ نازل فرمادی:

جب آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے صحابۂ کرام کو صفِ اوّل میں نماز ادا کرنے کی فضیلت بیان فرمائی تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم صفِ اوّل حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا ازدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دُور تھے، وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تاکہ صفِ اوّل میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں۔ اللہ ربّ العالمین نے صحابہ کے اس پسندیدہ طرزِ عمل کو دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے تسلّی دیتے ہوئے ان کے حق میں آیتِ کریمہ نازل فرمادی:

﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ﴾[1]

۱۔ سورۃ الحجر:24/15

ترجمہ: اور بیشک ہمیں معلوم ہیں، جو تم میں آگے بڑھے اور بیشک ہمیں معلوم ہیں، جو تم میں پیچھے رہے (کنز الایمان)

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیخ التفسیر علامہ علاء الدین بغدادی متوفی ۷۴۱ھ لکھتے ہیں: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسَلَّمَ نے جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کی صفِ اول کے فضائل بیان فرمائے تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم صفِ اول حاصل کرنے میں نہایت کوشاں ہوئے اور ان کا ازدحام ہونے لگا اور جن حضرات کے مکان مسجد شریف سے دور تھے، وہ اپنے مکان بیچ کر قریب مکان خریدنے پر آمادہ ہوگئے تاکہ صفِ اوّل میں جگہ ملنے سے کبھی محروم نہ ہوں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور انہیں تسلّی دی گئی کہ ثواب نیتوں پر ہے اور اللہ تعالی اگلوں کو بھی جانتا ہے اور جو عذر سے پیچھے رہ گئے ہیں، ان کو بھی جانتا ہے اور ان کی نیتوں سے بھی خبردار ہے اور اس پر کچھ مخفی نہیں۔(۲)

(2)......صفِ اول قائم کرنے والوں پر رحمت نازل ہوتی ہے:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

إن اللہ وملائکتہ یصلّون علی مقیم الصف الأول (۳)

یعنی، بے شک اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف قائم کرے والوں پر رحمت و درود بھیجتے ہیں۔

یا الٰہ العالمین! ہم سب کو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!!!

وَمَا تَوۡفِيۡقِىۡ اِلَّا بِاللّٰہ، عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ.



۲۔ تفسیر خازن، الحجر تحت الآیۃ :24، 100/3

۳۔ کنز العمّال، باب تسویۃ الصفوف و فضل الصف الأوّل، 235/8، الحدیث:22994

احادیثِ مبارکہ میں عدمِ صف بندی پر وعیدیں

احادیثِ مبارکہ میں جہاں صف بستہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے اور صفِ اوّل کو پانے کے بے شمار فضائل بیان کئے گئے ہیں، وہاں صفوں کی درستگی نہ کرنے اور صفِ اوّل کو چھوڑنے پر سخت وعیدیں بھی آئی ہیں۔ صفوں کو توڑنے والا لعنتِ باری تعالیٰ کا مستحق ہے۔ صفوں کو سیدھا نہ رکھنے سے دلوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ صفیں سیدھی رکھو ورنہ چہرے بگڑنے کا اندیشہ ہے۔ ہمیشہ صفِ اوّل کو ترک کرنے والا، مستحقِ جہنم ہے۔

(1)......صفوں کو توڑنے والا لعنتِ باری تعالیٰ کا مستحق ہے:

حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّم نے ایک جگہ یوں تاکید فرمائی کہ صفیں ملاؤ ورنہ اللہ عزّ وجلّ ناراض ہوجائے گا۔ اس بارے میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ (۱)

یعنی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو صف کو ملائے گا، اللہ کریم اُسے ملائے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ کریم اُسے توڑے گا۔

اور اللہ تعالیٰ کا اسے توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزّ وجلّ اس پر لعنت فرمائے گا۔

چنانچہ شیخ الاسلام شہاب الدّین امام ابنِ حجر ہیتمی شافعی علیہ الرّحمۃ متوفی ۹۷۴ھ نے

۱۔ سُنَن النسائی، کتاب الصلاۃ، باب من وصل بالصف، 93/2، الحدیث: 819

"الـــزواجــر" میں اس حدیثِ پاک کو کبیرہ گناہ نمبر 87 میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا: اس کا مطلب یا تو یہ ہے کہ اللہ عزَّ وجلَّ اس پر لعنت فرمائے گا یا اس کا قریب ترین معنی مراد ہے اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ لعنت کبیرہ گناہوں کی علامات میں سے ہے۔(۲)

اور حدیثِ مذکور کی وجہ سے احناف کے نزدیک جب تک اگلی صَف کونے تک پوری نہ ہو جائے جان بوجھ کر پیچھے نماز شروع کر دینا ترکِ واجب، حرام اور گناہ ہے۔

چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اَتِمُّوا الصُّفُوف (۳)

یعنی، صفوں کو مکمل کرو۔

اور امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان حنفی، متوفی ۱۳۴۰ھ فرماتے ہیں: بعض دروں میں کھڑے ہوئے، بعض خالی چھوڑ دے جب بھی قطعِ صف ہے کہ صف ناقص چھوڑ دی، کاٹ دی، پُوری نہ کی اور اس کا پُورا کرنا لازم ہے۔(٤)

(2)......صفوں کو سیدھا نہ رکھنے سے دلوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے:

فقیہ صحابی حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا(و فی رواية النسائی: "وَصُدُورَنَا" أيضاً) فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ :اسْتَوُوا، وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ۔ (٥)

یعنی، رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ نماز کے وقت ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے:"برابر کھڑے ہو، آگے

۲۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الصلاۃ، 1/ 316

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویة الصفوف، الحدیث:٤٣٤، ص: ٧٤٧، مطبوعة: دار السلام للنشر و التوزیع

٤۔ فتاوی رضویه، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، 134/6

٥۔ صحیح مسلم، باب تسویة الصفوف، 1/ 223، الحدیث:432

پیچھے مت کھڑے ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائیگا۔

(3)...... صفیں سیدھی رکھو ورنہ چہرے بگڑنے کا اندیشہ ہے:

جان سے پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ کی عادتِ شریفہ تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ صفیں سیدھی فرمایا کرتے تھے اور مختلف انداز سے تربیت فرمایا کرتے تھے۔ کبھی صف بندی کی فضیلت بیان کر کے اور کبھی عدمِ صف بندی کی وعید بیان کر کے صفیں سیدھی فرماتے۔ اس بارے میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہے: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ خیال فرمایا کہ اب ہم سمجھ گئے پھر ایک دن تشریف لائے اور کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ تکبیر کہیں کہ ایک شخص کا سینہ صف سے نکلا دیکھا تو آپ صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلِہ و سَلَّمَ نے فرمایا:

عِبَادَ اللّٰهِ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوهِکُمْ۔ (٦)

یعنی، اللہ کے بندو! (تمہیں لازماً اپنی صفیں سیدھی رکھنا ہوں گی ورنہ) ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالی تمہارے چہرے نہ بگاڑ دے۔

چنانچہ شیخ الاسلام شہاب الدّین امام ابنِ حجر ہیتمی شافعی علیہ الرّحمۃ متوفی ۹۷۴ھ نے "الزواجر" میں مذکورہ دونوں احادیث کو کبیرہ گناہ نمبر 80 میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا: حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا یہ فرمان "ورنہ اللہ عزوجل تمہارے دل اور چہرے بدل دے گا" بھی ان کے کبیرہ گناہ ہونے پر دلالت کرتا ہے؛ کیونکہ اس میں دل اور چہرے بدل دینے کی وعید ہے جو کہ ایک سخت وعید ہے۔ (٧)

(4)...... ہمیشہ صفِ اوّل کو ترک کرنے والا، مستحقِ جہنم ہے:

صفِ اوّل میں سستی، دین کے دیگر کاموں میں سستی کا باعث ہے اور دینی کاموں

٦۔ صحیح مسلم، باب تسویة الصفوف، 1 / 231، الحدیث: 436

٧۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر، کتاب الصلاة، 1 / 316

میں سستی، برائیوں میں دلیری کا باعث ہے اور برائیوں میں دلیر ہو جانا جہنم میں لے جانے والا عمل ہے۔

چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے، فرماتی ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ (۸)

یعنی، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ و اٰلہ و سَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ صفِ اول سے لوگ پیچھے ہوتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں (اپنی رحمت سے) مؤخر کر کے نارِ جہنم میں ڈال دے گا۔

اس حدیثِ پاک کا مفہوم تین طرح سے بیان کیا جاسکتا ہے۔

(1) صفِ اوّل میں سستی کے باعث دین کے سارے کاموں میں سستی کریں گے اور برائیوں میں دلیر ہو جائیں گے۔ بالآخر جہنم کے حقدار بن جائیں گے۔

(2) نماز میں سستی کرنے والا جہنم کے نچلے طبقہ میں جائے گا۔

(3) نماز میں سستی کرنے والا دیگر گنہگاروں کے بعد جہنم سے نکلے گا۔

چنانچہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، متوفی ۱۳۹۱ھ اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: جو لوگ سستی کی وجہ سے صف اول میں آنے میں تامل کریں گے یا صف اول میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کھڑے ہوں گے تو وہ دین کے سارے کاموں میں سست ہو جائیں گے اور برائیوں پر دلیر ہو جائیں گے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جہنم میں جائیں گے اور وہاں دیر تک رہیں گے، معلوم ہوا کہ سارے دینی کاموں میں نماز مقدم ہے نماز کا اثر ہر نیکی پر پڑتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ نماز میں سستی کرنے والا جہنم کے نچلے طبقہ میں جائے گا۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ سستی کرنے والا اور گنہگاروں سے

۸۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصّلاۃ، باب صفّ النّساء و کراھیۃ التأخّر عن الصّفّ الأوّل، 269/1، الحدیث: 679

پیچھے دوزخ سے نکلے گا۔ (۹)

معاذ اللہ! صف کو سیدھا نہ رکھنے اور صفِ اول میں سستی پر اس قدر سخت وعیدیں ہیں مگر افسوس! کہ ہم لوگ ان سے لاعلم ہیں، جس کی وجہ سے ان اُمور کو بجانہیں لاتے۔ اللہ تعالی ہمیں صفیں سیدھے رکھنے اور صف اول کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَمَا تَوۡفِيۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰه، عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ.



۹۔ مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصف، الفصل الثالث، 2/ 180

صفِ اوّل کے متعلق چند حکایات

پہلی صف میں ادا کی گئی تیس برس کی نمازیں قضا پڑھیں:

امام سیدنا محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ القوی متوفی ۵۰۵ ھ ''کیمیائے سعادت'' میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تیس برس کی نماز قضا کی جسے میں نے ہمیشہ پہلی صف میں کھڑے ہوکر ادا کیا تھا۔ اسکا باعث یہ ہوا کہ ایک دن مجھے کسی وجہ سے تاخیر ہوگئی تو آخری صف میں جگہ ملی۔ میں نے اپنے دل میں اِس بات سے شرم محسوس کی کہ ''لوگ کیا کہیں گے کہ یہ آج اتنی دیر سے آیا ہے؟'' اُس وقت میں سمجھا کہ ''یہ سب لوگوں کے دِکھانے کے لیے تھا کہ وہ مجھے پہلی صف میں دیکھیں (چنانچہ یہ تمام نمازیں اَکارت گئیں اور میں نے ان کی قضا لوٹائی۔) (۱)

اللّٰہ أکبر! ہمارے اَسلاف ِکرام علیہم الرحمۃ کا جذبۂ اخلاص صد مرحبا! فقط ایک ''خطرۂ دِلی'' کی بنا پر تیس برس کی نمازوں کو رائیگاں تصور کر کے، ان کی قضا لوٹائی اور ایک طرف ہم ہیں کہ ان کی غلامی کا دَم بھرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ اوّل تو ''کِشتِ قلب (یعنی دل کی کھیتی)، ذوقِ عبادت کے بیج سے خالی اور جیسے تیسے کر کے عبادت کر بھی لی تو ''اِخلاص کے پانی'' سے سیرابی مفقود بلکہ نام ونمود کی آفتِ بد سے فصلِ عبادت تباہ کر بیٹھتے ہیں۔ ع

کھا گئی سب نیکیوں کو خواہشِ نام و نمود

چنانچہ اللہ جل شانہٗ نے اس بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ. [۲]

۱۔ کیمیائے سعادت، رکن چہارم، اصل پنجم، 2 / 876

۲۔ سورۃ الشوریٰ: 20

ترجمہ: جو دنیا کی کھیتی چاہے، ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصّہ نہیں۔ (کنز الایمان)

یعنی جو شخص اپنے اعمالِ صالح میں دنیا چاہے، ہم دنیا سے اتنا جتنا کہ اس کا مقرر ہے، دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصّہ نہیں ہے۔

چنانچہ مفسرِ شہیر مفتی نعیم الدین مراد آبادی حنفی رحمہ اللہ تعالی، متوفی: ۱۳۶۷ھ، اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: جس کا عمل محض دنیا حاصل کرنے کے لئے ہو اور وہ آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو (ہم اسے دے دیتے ہیں) دنیا میں جتنا اس کے لئے مقدّر کیا ہے؛ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے عمل کیا ہی نہیں۔ (۳)

اعلیٰ حضرت علیہ الرّحمۃ والرّضوان اور صفِ اوّل کی ترغیب:

خلیفۂ اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ، متوفی: ۱۳۸۲ھ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ جب نماز مغرب کی جماعت قائم ہوئی تو حاجی محمد شاہ خان صاحب قادری رضوی نے صفِ اوّل میں شامل ہونے کی غرض سے شمالی فصیل پر کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے ان کو دیکھ لیا تھا نماز کے بعد اپنے پاس بلا کر ارشاد فرمایا": خان صاحب ! اس طرح صفِ اول کا ثواب نہیں ملتا کیونکہ یہ جگہ مسجد سے خارِج ہے، آئندہ خیال کیجئے گا۔ اگر لوگوں کو صف اوّل کے ثواب کا علم ہو جائے تو قُرعہ اَندازی کرنا پڑے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، 3/86)

سُبحٰن اللّٰہ ! امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرّحمۃ و الرّضوان کا کتنا پیارا اندازِ تبلیغ تھا کہ شرعی مسئلہ بھی بتا دیا اور پہلی صف میں نماز اَدا کرنیکی فضیلت بھی بتا دی۔

ہمیں بھی چاہئے کہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔ اگر یہ عادت بن گئی تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی برکت سے سب بگڑے کام

۳۔ خزائن العرفان، تحت الآیۃ: سورۃ الشّوریٰ: 20

سنور جائیں گے۔

مفتیٔ دعوتِ اسلامی اور پابندیٔ صفِ اوّل:

مفتیٔ دعوتِ اسلامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باجماعت نمازوں کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے۔ کئی بار ٹرین سے اگر پنجاب جانا ہوتا تو باب المدینہ کراچی سے حیدر آباد تک بس میں سفر فرماتے تا کہ نماز بآسانی ادا ہو سکے۔ اگر ٹرین آنے میں تاخیر ہوتی تو باقاعدہ مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنے کی کوشش فرماتے۔ ہمیشہ ہر نماز پہلی صف میں ادا کرنے کی مکمل کوشش فرماتے۔

ان کے ایک رفیق مفتی صاحب مدّظلہ العالی کا بیان ہے کہ ''مفتی محمد فاروق العطاری المدنی رحمۃ اللہ علیہ بہت باعمل تھے، مدنی انعامات کے عامل تھے۔ اکثر باوضو رہا کرتے تھے میں نے متعدّد بار انہیں وضو کے بعد نوافل (یعنی تحیۃ الوضو) ادا کرتے دیکھا۔ عموماً اذان سے قبل وضو کر لیتے اور جیسے ہی اذان ہوتی مسجد میں چلے جاتے اور عموماً پہلی صف میں نماز پڑھتے میں ان کے ساتھ تقریباً چار سال رہا مگر میں نے ان کی تکبیرِ اولیٰ فوت ہوتے نہیں دیکھی۔ (٤)

ہوں نمازیں ادا ، پہلی صف میں سدا
ہو خشوع بھی عطا میرے مولا سدا

اللہ کریم ہم سب کو نمازِ پنج گانہ میں پابندیٔ صفِ اوّل نصیب فرمائے۔ آمین !!!

وَمَا تَوْفِيقِىْ اِلَّا بِاللّٰه، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ.



٤۔ مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص:52

خاتمہ

امام المحدّثین، امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب ''صحیح البخاری'' میں جو سب سے پہلی حدیث ذکر کی ہے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا:

"إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى"

یعنی، اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کے لئے وہی ہے، جس کی اس نے نیت کی۔

لہٰذا صفِ اوّل کا نمازی اس مقام پر کسی کو اپنے سے کم تر اور حقیر نہ سمجھے۔ اچھی اچھی نیّتوں کا استحضار کرلے کہ کہیں فسادِ نیّت کی وجہ سے فضیلتِ صفِ اوّل ملنے کے بجائے اس کا عمل برباد ہی نہ ہو جائے؛ کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے کہ صفِ اوّل میں نماز پڑھنے کی وجہ سے ریاکاری کے مرض میں مبتلا ہوکر اپنا اچھا عمل برباد کر بیٹھے اور آپ نے ماقبل میں ایسی روایات پڑھی ہیں کہ صالح نیت ہونے کے باوجود صفِ اوّل سے دُگنا ثواب کا مستحق ہوجاتا ہے۔

البتہ صفِ اوّل کو پانے کے لئے کوشاں رہے کہ فضیلتِ صفِ اوّل حاصل ہو جائے...... صفِ اوّل کو ہمیشہ ترک کرنے کی عادت بھی نہ بنائے کہ وعیدِ شدید سے بچ جائے...... قیامِ صفِ اوّل کے وقت، دوسرے بھائی کو تکلیف سے بچائے کہ دُگنا ثواب کا مستحق ہو جائے...... الغرض حتی الامکان حصولِ ثواب کے لئے کوشاں رہے اور وعیدِ شدید سے بچنے کی کوشش کرتا رہے پھر ان شاء اللہ تعالیٰ رسالہ ھذا میں بیان کردہ فضائل کا مستحق بن جائے گا۔

اور مطالعۂ رسالہ سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ بندہ صرف صفِ اوّل میں ہی ثواب کا

مستحق نہیں ہوتا بلکہ دوسری صف پھر تیسری صف پھر دیگر صفوں پر بھی اللہ جل شانہٗ کی کروڑ ہا کروڑ رحمتیں برستی ہیں، لہذا اپنی نیّت میں حسن و جمال پیدا کر لے تو بیڑا پار ہو جائے گا کہ صادق ومصدوق، اپنے امتیوں کی نیتوں کو حسن دینے والے رسول صَلَّی اللہ علیہ و اٰلہٖ و سَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان: ”إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّات“ حق ہے۔

☆......تمّت بالخیر ......☆

قد تم ھھنا بنعمته تعالى ربّ العلمين ثمّ بعون رسوله سيّدنا محمد رحمة للعلمين صلى الله تعالى عليه وعلى اله وسلم من مباحث فضيلة صفوف الصلاة مالا بد منها للعوام و الخواص و الطلبة.



فهرس المصادر والمراجع

☆ **القرآن الكريم**، كلام الهی، مكتبة المدينة، كراتشی۔

☆ **كنز الايمان** فی ترجمة القرآن للمجدّد المائة الماضية إمامِ أهلِ السّنة الامام أحمد رضا خان (ت: ١٣٤٠ھ)، مكتبة المدينة، كراتشی۔

☆ **مجموع رسائل** للعلّامه الملاّ علی القاری (ت: ١٠١٤ھ) مكتبه معروفيه، الطبعة الرّابعة ١٤٣٨ھ۔

☆ **كتاب التعريفات** لسيّد شريف علی جرجانی رحمه الله تعالی (ت: ٨١٦ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٠٣ھ۔

☆ **المواهب اللدنيه** للشيخ شهاب الدّين أحمد بن محمد القسطلانی (ت: ٩٢٣ھ) المكتب الاسلامی، بيروت۔

☆ **شرح الشفا** للملاّ علی بن سلطان محمد الهروری الحنفی (ت: ١٠١٤ھ)، دارالكتب العلمية بيروت۔

☆ **صحيح ابن خزيمه** للإمام محمد بن اسحاق بن خزيمه (ت: ٣١١ھ) المكتب الاسلامی، بيروت ١٤١٢ھ۔

☆ **عُمدةُ القاری** شرح صحيح البخاری، للعينی، الإمام محمود بن احمد بن موسی المعروف بدرالدّين الحنفی (ت ٨٥٥ھ)، دارُالفكر، بيروت، الطّبعة الأولیٰ ١٤١٨ھ۔١٩٩٨م۔

☆ **المَتجَر الرّابح** فی ثواب العمل الصّالح للعلامه شرف الدين الدمياطی (ت: ٧٠٥ھ)، مؤسّسة الكتب الثقافية، الطبعة الأولی ١٤٢٤ھ۔٢٠٠٣ (٢)م

☆ **أنوار التنزيل** وأسرار التأويل للعلّامة ناصر الدين بيضاوی، (ت: 685ھ)، دار إحياء التراث العربی، بيروت، الطبعة :الأولی 1418ھ

☆ **التفسير المظهری** للعلّامه محمد ثناء الله پانی پتی مظهری (ت: 1225ھ)،

مكتبة الرشدية ، باكستان، الطبعة : 1412ھ

☆ **صحیح مسلم** ، للإمام مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری (ت: ٢٦١ ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠١م

☆ **جامع البیان** فی تأویل القرآن،لابی جعفر محمد بن جریر الطبری(310ھ) ،الطبعة الأولى، 1420ھ - 2000م۔

☆ **الكبريت الأحمر** فی بیان علوم الشیخ الأكبر للعارف بالله العلامة عبد الوهاب شعرانی (ت: ٩٧٣ھ)، دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان

☆ **المعجم الأوسط** للطبرانی أبی القاسم سليمان بن أحمد (ت ٣٦٠ ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩١م

☆ **المُعجمُ الصّغير** للإمام أبی القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطّبرانی(ت ٣٦٠ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت 1403ھ/1983 م.

☆ **المُعجمُ الكبير** للإمام أبی القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطّبرانی(ت ٣٦٠ھ)، مكتبة العُلوم والحِكَم، المُوصل، الطّبعة الثّانية ، 1404 ھ/1983 م .

☆ **المُسنَد**، للإمام أحمد بن حنبل أبی عبدِ الله الشّيبانی (ت: 241)، الطبعة الأولىٰ ، 1416ھ/ 1995 م.

☆ **صحیح البخاری.** للإمام محمد بن إسماعيل الجُعفی (ت: ٢٥٦ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

☆ **الجامع الصحيح** ،وهو السنن الترمذی، للإمام أبی عيسى محمد بن عيسى(ت ٢٧٩ھ)،دارالكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢١ھ۔٢٠٠٠م

☆ **سُنَن ابن ماجه** ، للإمام أبی عبداللّٰه محمد بن يزيد القزوينی (ت ٢٧٣/٢٧٥ ھ)، دارُالكتب العلميّة، بيروت، الطّبعة الأولىٰ١٤١٩ھ۔١٩٩٨م

☆ **سُنَن النّسائی**، للإمام أبی عبدالرّحمٰن أحمد بن شعيب الخراسانی (ت: ٣٠٣ھ)، ضبط وتوثيق صدقی جميل العطّار، دارالفكر، بيروت،

١٤١٩ھ-١٩٩٩م

☆ سُنَن أبی داؤد، للإمام سلیمان بن أشعث السّجستانی (ت ٢٧٥ھ)، تعلیق عبید الدّعاس وعادل السّید، دارابن حزم، بیروت، الطّبعة الأولیٰ١٤١٨ھ-١٩٩٧م۔

☆ المستدرک علی الصحیحین للحاکم، أبی عبدالله النیسابوری (ت ٤٠٥ھ)، دار المعرفة، بیروت، الطبعة الثانیة ١٤٢٧ھ- ٢٠٠٦م

☆ المُوَطّأ للإمام مالك بن أنس (ت: 179) بروایة یحی بن یحی المصمودی، دار إحیاء التُّراث العربی، بیروت، الطّبعة الأولیٰ 1418ھ/1997م.

☆ کَنزُ العُمّال فی سُنَن الأقوال والأفعال، للهندی، العلامة علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدّین (ت: 975ھ)، دارالکتب العلمیة، بیروت، الطّبعة الثّانیة 1422ھ/2004م.

☆ طبقات الحنابلة لأبی الحسین ابن أبی یعلی، محمد بن محمد (ت: 526ھ-) ،دار المعرفة -بیروت

☆ العنایة للإمام أکمل الدین محمد بن محمود بابرتی(ت: ٧٨٦ھ) نوریة رضویة، سکھر۔

☆ الهدایة شرح بدایة المبتدی للمرغینانی - برهان الدین أبی الحسن علی بن أبی بکر الحنفی (ت٥٩٣ھ)، مکتبه امام احمد رضا ،راولپنڈی۔

☆ العطایة النبویة فی الفتاوی الرّضویة للمجدّد المائة الماضیة إمامِ أهلِ السّنة الامام أحمد رضا خان (ت: ١٣٤٠ھ)،رضا فاؤنڈیشن لاهور ،١٤٢٣ھ -٢٠٠٣م)

☆ إحیاء علوم الدین للإمام محمد بن محمد الغزالی الشافعی(ت: ٥٠٥ھ) دار المعرفة ، بیروت۔

☆ بحر الدّموع لأبی الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی(ت: 597ھ)، مطبوعة: دار الفجر،دمشق، الطبعة الأولی ١٤٢٤ھ -٢٠٠٣م۔

☆ أشعة اللمعات شرح مشکوٰة، للشیخ المحقق الشیخ عبد الحق المحدث

الدهلوی(ت: ١٠٥٢ھ) ،فرید بك اسٹال،لاهور۔

☆ **قوت القلوب** فی معاملة المحبوب لأبی طالب محمدبن المکّی(ت: 336ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت ١٤٢٦ھ۔

☆ **تفسیر خازن** لشیخ التفسیر علامة علاء الدین البغدادی (ت:٧٤١ ھ) مطبوعة: میمنیة ، مصر، الطبعة :١٣١٧ھ۔

☆ **الزّواجر** عن اقتراف الکبائر لشیخ الاسلام شهاب الدّین امام ابنِ حجر الهیتمی الشافعی(ت: ٩٧٤ھ)، دارالمعرفة، بیروت، لبنان۔

☆ **کیمیائے سعادت** للإمام محمد بن محمد الغزالی الشافعی(ت: ٥٠٥ھ) انتشارات گنجینه، تهران۔

☆ **مجمع الزوائد** و منبع الفوائد للحافظ نورالدین علي بن بکرالهیثمی (ت:٨٠٧ھ)مکتبة القدسی القاهرة١٤١٤ھ۔

☆ **خزائن العرفان** صدر الأفاضل المفتی نعیم الدین مراد آبادی الحنفی (ت:١٣٦٧ھ) مکتبة المدینة، کراتشی۔

☆ **حیاتِ أعلی حضرت** لخلیفة أعلي حضرت ملك العلماء العلامة ظفر الدین البهاری(ت: ١٣٨٢ھ)مکتبه رضویه، کراچی ۔

☆ **مراة المناجیح** شرح مشکوة المصابیح لحکیم الأمّت المفتی أحمد یا خان النعیمی الحنفی (ت:١٣٩١ھ)، قادری پبلیشرز۔

☆ **أخبار مکة وما جاء فیها من الأثار** للإمام أبی الولید أزرقی المکی (ت: 250 ھ)،دار الأندلس، بیروت۔

☆ **مفتئ دعوتِ اسلامی**،مکتبة المدینه، کراتشی۔

